ٱلزُّمَر Az-Zumur

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

Name

The Surah derives its name from verses 71 and 73 in which the word *zumar* has occurred.

Period of Revelation

In verse 10 *wa ardullah-i-wasi atun*: and Allah's earth is vast, there is abundant evidence that this Surah was revealed before the migration to Habash. Some traditions provide the explanation that this verse was revealed in respect of Jafar bin Abi Talib and his companions when they made up their mind to emigrate to Habash (Ruh al-Maani, vol. xxii, p. 226).

Theme and Subject matter

The entire Surah is a most eloquent and effective address which was given some time before the emigration to Habash, in an environment filled with tyranny and persecution, ill-will and antagonism at Makkah. It is a sermon whose addressees mainly are the unbelieving Quraish, although here and there the believers also have been addressed. In it the real aim of the invitation of Muhammad (peace be upon him) had been enunciated, which is this: Man should adopt Allah's servitude sincerely, and should not pollute his God worship with the service of any other. Presenting this cardinal principle in different ways over and over again, the truth of Tauhid and the excellent results of accepting it, and the falsehood of shirk and the evil consequences of following it have been explained in a most forceful way. And the people have been exhorted to give up their wrong way of life and return to the mercy of their Lord. In this very connection, the believers have been instructed, as if to say: If a place has become narrow for the worship and service of Allah, His earth is vast. You may emigrate to some other place in order to save your faith. Allah will reward you for your patience. On the other hand, the Prophet (peace be upon him) has been encouraged, so as to say: Tell the disbelievers plainly that they may do whatever they like, but their persecutions and tyrannies will never deter you from the way of Islam; that they may go on doing their best to obstruct your way, but you will continue to perform your mission in spite of the adverse conditions and circumstances.

نام

اس سورۃ کا نام آیات نمبر 71 و 73 (وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا اور وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا) سے ماخوذ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ سورۃ جس میں لفظ زمر آیا ہے۔

زمانۂ نزول

آیت نمبر 10 (وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ) سے اس امر کی طرف صاف اشارہ نکلتا ہے کہ یہ سورۃ ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ بعض روایات میں یہ تصریح آئی ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کے حق میں ہوا تھا جبکہ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کا عزم کیا (روح المعانی، جلد 23، صفحہ 226)۔

موضوع اور مضمون

یہ پوری سورۃ ایک بہترین اور انتہائی مؤثر خطبہ ہے جو ہجرت حبشہ سے کچھ پہلے مکہ معظمہ کی ظلم و تشدد سے بھری ہوئی اور عناد و مخالفت سے لبریز فضا میں دیا گیا تھا۔ یہ ایک وعظ ہے جس کے مخاطب زیادہ تر کفارِ قریش ہیں، اگرچہ کہیں کہیں اہل ایمان سے بھی خطاب کیا گیا ہے۔ اس میں دعوت محمدی ﷺ کا اصل مقصود بتایا گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ انسان خالص اللہ کی بندگی اختیار کرے اور کسی دوسرے کی اطاعت و عبادت سے اپنی خدا پرستی کو آلودہ نہ کرے۔ اس اصل الاصول کو بار بار مختلف انداز سے پیش کرتے ہوئے نہایت زور دار طریقے پر توحید کی حقانیت اور اسے ماننے کے عمدہ نتائج، اور شرک کی غلطی اور اس پر جمے رہنے کے برے نتائج کو واضح کیا گیا ہے، اور لوگوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ اپنی غلط روش سے باز آکر اپنے رب کی رحمت کی طرف پلٹ آئیں۔ اسی سلسلے میں اہل ایمان کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اگر اللہ کی بندگی کے لیے ایک جگہ تنگ ہو گئی ہے تو اس کی زمین وسیع ہے، اپنا دین بچانے کے لیے کسی اور طرف نکل کھڑے ہو، اللہ تمہارے صبر کا اجر دے گا۔ دوسرے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا ہے کہ ان کفار کو اس طرف سے بالکل مایوس کر دو کہ ان کا ظلم و ستم کبھی تم کو اس راہ سے پھیر سکے گا اور ان سے صاف صاف کہہ دو کہ تم میرا راستہ روکنے کے لیے جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو کر ڈالو، میں اپنا یہ کام جاری رکھوں گا۔

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
1. The revelation of the Book is from Allah, the All Mighty, the All Wise. *1	نزول اس کتاب کا ہے اللہ کی طرف سے جو ہے زبردست حکمت والا۔ *1	تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۝١

*1 This is a brief introduction to the Surah which only stresses the point that the Quran is not Muhammad's (peace be upon him) word, as the disbelievers assert, but it is Allah's Word, which He Himself has sent down. Along with this, two of Allah's attributes have been mentioned to warn the listeners of two realities so that they do not underestimate this Word but understand its full importance:

(1) That Allah Who has sent it down, is All-Mighty; that is, He is so powerful that no power can prevent His will and decisions from being enforced and none can dare resist Him in any way.

(2) That He is All-wise; that is, the guidance He is giving in this Book, is wholly based on wisdom, and only an ignorant and foolish person can turn away from it. (For further explanation, see E.N. 1 of Surah As-Sajdah).

*1 یہ اس سورۃ کی مختصر تمہید ہے جس میں بس یہ بتانے پر اکتفا کیا گیا ہے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا کلام نہیں ہے، جیسا کہ منکرین کہتے ہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس نے خود نازل فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی دو صفات کا ذکر کر کے سامعین کو دو حقیقتوں پر متنبہ کیا گیا ہے تاکہ وہ اس کلام کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں بلکہ اس کی اہمیت محسوس کریں۔ ایک یہ کہ جس خدا نے اسے نازل کیا ہے وہ عزیز ہے،

یعنی ایسا زبردست ہے کہ اس کے ارادوں اور فیصلوں کو نافذ ہونے سے کوئی طاقت روک نہیں سکتی اور کسی کی یہ مجال نہیں ہے کہ اس کے مقابلہ میں ذرہ برابر بھی مزاحمت کر سکے۔ دوسرے یہ کہ وہ حکیم ہے، یعنی جو ہدایت وہ اس کتاب میں دے رہا ہے وہ سراسر دانائی پر مبنی ہے اور صرف ایک جاہل و نادان آدمی ہی اس سے منہ موڑ سکتا ہے۔ (مزید تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد چہارم، السجدہ، حاشیہ نمبر 1)۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ؕ﴿۲﴾	بلا شبہ ہم نے نازل کی تمہاری طرف کتاب حق کیساتھ *2 تو عبادت کرو اللہ کی خالص کر کے اسکے لئے دین کو۔ *3	2. Indeed, We have revealed to you the Book with truth, *2 so worship Allah, being sincere to Him in religion. *3

*2 That is, it contains nothing but the truth, and there is no element of falsehood in it.

*2 یعنی اس میں جو کچھ ہے حق اور سچائی ہے، باطل کی کوئی آمیزش اس میں نہیں ہے۔

*3 This is a very important verse which states the real objective of the message of Islam. Therefore, one should not pass over it superficially, but should try to understand its meaning and intention. It has two basic points:

(1) That the demand is to worship Allah.

(2) That the demand is of such worship as may be performed by making religion exclusively Allah’s.

Ibadat is derived from *abd*, and this word is used as an antonym of freeman for the slave and bondsman in Arabic. Accordingly, *ibadat* contains two meanings:

(1) Worship and devotion.

(2) Humble and willing obedience, as is borne out by the well known and authoritative Arabic Lexicon, *Lisan al-Arab*. Thus, according to the authentic lexical explanation,

the demand is not only of Allah's worship but also of willing and sincere obedience to His commands and laws.

The Arabic word *deen* contains several meanings:

(1) Domination and sovereignty, rule and political power and authority to enforce one's decisions on others.

(2) Obedience, compliance with commands and servitude.

(3) The practice and the way that a man follows.

In view of these three meanings, *deen* in this verse means: The way of life and attitude which a man adopts after acknowledging the supremacy and accepting the obedience of another; and to worship Allah making one's religion exclusively His. This means that one should refrain from combining another's worship with the worship of Allah, but should worship Allah alone, should follow His guidance alone, and should comply with His commands and injunctions only.

*3 یہ ایک نہایت اہم آیت ہے جس میں دعوت اسلام کے اصل مقصود کو بیان کیا گیا ہے، اس لیے اس پر سے سرسری طور پر نہ گزر جانا چاہیے، بلکہ اس کے مفہوم و مدعا کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے بنیادی نکات دو ہیں جنہیں سمجھے بغیر آیت کا مطلب نہیں سمجھا جا سکتا۔ ایک یہ کہ مطالبہ اللہ کی عبادت کرنے کا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایسی عبادت کا مطالبہ ہے جو دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے کی جائے۔

عبادت کا مادہ عبد ہے۔ اور یہ لفظ ''آزاد'' کے مقابلے میں ''غلام'' اور ''مملوک'' کے لیے عربی زبان میں مستعمل ہوتا ہے۔ اسی معنی کے لحاظ سے ''عبادت'' میں دو مفہوم پیدا ہوئے ہیں۔ ایک پوجا اور پرستش، جیسا کہ عربی زبان کی مشہور و مستند لغت ''لسان العرب'' میں ہے، عَبَدَ اللّٰہ، تَألَّہَ لَہٗ۔ وَ التَّعَبُّدُ، التَّنَسُّکُ۔ دوسرے، عاجزانہ اطاعت اور برضا و رغبت فرمانبرداری، جیسا کہ لسان العرب میں ہے، العبادۃ،

الطاعتہ۔ و معنی العبادۃ فی للغتہ الطاعۃ مع الخضوع۔ وکل من دان الملک فھو عابدٌلہٗ (وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُوْنَ)۔ والعابد، الخاضع لربہ المستسلم المنقاد لامرہ۔ عبد الطاغوت، اطاعہ یعنی الشیطان فیما سوّل لہ واغواہ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ، ای نطیع الطاعتہ التی یخضع معھا۔ اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، اطیعوا ربّکم۔ **پس لغت کی ان مستند تشریحات کے مطابق مطالبہ صرف اللہ تعالیٰ کی پوجا اور پرستش ہی کا نہیں ہے بلکہ اس کے احکام کی بے چوں وچرا اطاعت، اور اس کے قانونِ شرعی کی برضا و رغبت پیروی، اور امر و نہی کی دل و جان سے فرمانبرداری کا بھی ہے۔**

دین کا لفظ عربی زبان میں متعدد مفہومات کا حامل ہے:

ایک مفہوم ہے غلبہ و اقتدار، مالکانہ اور حاکمانہ تصرف، سیاست و فرمانروائی اور دوسروں پر فیصلہ نافذ کرنا۔ چنانچہ لسان العرب میں ہے وَ انَ النَّاسَ، ای قھرھم علی اطاعتہ۔ دِنْتُھم، ای قھرتُھم۔ دِنتُہٗ سُسْتُہٗ وملکتُہٗ۔ وفی الحدیث الکَیِّس من دان نفسہٗ، ای اذلّھا و استعبدھا۔ الدَّیَّان، القاضی، الحکم، القھّار۔ ولا انت دیّانی، ای لست بقاھر لی فتَسُوس امری۔ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ اَخَاهُ فِي دِيْنِ الْمَلِكِ، ای فی قضاء الملک۔

دوسرا مفہوم ہے اطاعت، فرمانبرداری اور غلامی۔ لسان العرب میں ہے الدین، اطاعتہ۔ دِنْتُہٗ و دِنْتُ لہٗ ای اطعتُہٗ۔ والدین للہ، انما ھو طاعتہٗ ولاتعبد لہٗ۔ فی الحدیث اُرِیدُ من قریشٍ کلمۃ تَدِین لھمْ بھَا العرب، ای تطیعھم و تخضع لھم۔ ثم دانت بعد الرباب، ای ذلّت لہ و اطاعَتہُ۔ یمرقون من الدین، ای انھم یخرجون من طاعۃ الامام المفترض اطاعتہ ۔ المدین، العبد۔ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ، ای غیر مملوکین۔

تیسرا مفہوم ہے وہ عادت اور طریقہ جس کی انسان پیروی کرے۔ لسان العرب میں ہے الدین، العادۃ و الشأن۔ یقال مازال ذٰلک دینی و دیدَنی، ای عادتی۔

ان تینوں مفہومات کو ملحوظ رکھتے ہوئے دین کے معنی اِس آیت میں اُس "طرزِ عمل اور اس رویے کے ہیں جو کسی کی بالاتری تسلیم اور کسی کی اطاعت قبول کر کے انسان اختیار کرے۔" اور دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس کی بندگی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ "آدمی اللہ کی بندگی کے ساتھ کسی دوسرے کی بندگی شامل نہ کرے، بلکہ اسی کی پرستش، اسی کی ہدایت کا اتباع اور اسی کے احکام و اوامر کی اطاعت کرے"۔

3. Is it not for Allah, the pure religion. *4 And those who have taken other than Him guardians (they say): We do not worship them but that they may bring us near to Allah in nearer ranks. *5 Indeed, Allah will judge between them about that wherein they differ. *6 Indeed, Allah does not guide him who is a liar, ingrate. *7	کیا نہیں اللہ کے لئے دین خالص *4۔ اور وہ لوگ جنھوں نے بنائے ہیں اسکے سوا سرپرست (وہ کہتے ہیں) نہیں عبادت کرتے ہم انکی مگر یہ کہ وہ ہم کو مقرب بنا دیں اللہ کا قریب کے درجے میں۔ *5 یقیناً اللہ فیصلہ کر دے گا ان کے درمیان اس میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں *6۔ بیشک اللہ نہیں ہدایت دیتا اس کو جو ہے جھوٹا ناشکرا۔ *7	اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾

*4 This is an actual fact and reality, which has been presented as an argument for the above demand. It means: You should worship Allah, making *deen* exclusively His, for it is only Allah’s right that He should be obeyed and worshiped sincerely and exclusively. In other words, there is no one else who may deserve to be worshiped so that he also should be served and worshiped besides Allah and his commands and laws also obeyed. If a person serves someone else, apart from Allah, sincerely and exclusively, he does it wrong. Likewise, if he combines the worship of someone else with his worship of Allah, this also is against the truth. The best commentary of this verse is the Hadith

which Ibn Marduyah has related from Yazid ar-Raqashi. He says: A person asked the Prophet (peace be upon him): We give away our wealth so that we become well-known. Shall we get a reward for this? The Prophet (peace be upon him) replied: No. He asked: What, if one has the intention both of Allah's reward and of reputation in the world? The Holy Prophet replied: Allah does not accept any deed unless it is performed exclusively for His sake. After this he recited this same verse.

*4 یہ امر واقعہ اور ایک حقیقت ہے جسے اوپر کے مطالبے کے لیے دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے لیے دین کو خالص کر کے اُس کی بندگی تم کو کرنی چاہیے کیونکہ خالص اور بے آمیز اطاعت و بندگی اللہ کا حق ہے۔ دوسرے الفاظ میں، بندگی کا مستحق کوئی دوسرا ہے ہی نہیں کہ اللہ کے ساتھ اُس کی بھی پرستش اور اُس کے احکام و قوانین کی بھی اطاعت کی جائے۔ اگر کوئی شخص اللہ کے سوا کسی اور کی خالص اور بے آمیز بندگی کرتا ہے تو غلط کرتا ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ اللہ کی بندگی کے ساتھ بندگیٔ غیر کی آمیزش کرتا ہے تو یہ بھی حق کے سراسر خلاف ہے۔ اس آیت کی بہترین تشریح وہ حدیث ہے جو ابن مردویہ نے یزید الرّقاشی سے نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم اپنا مال دیتے ہیں اس لیے کہ ہمارا نام بلند ہو، کیا اس پر ہمیں کوئی اجر ملے گا؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں۔ اس نے پوچھا اگر اللہ کے اجر اور دنیا کی ناموری دونوں کی نیت ہو؟ آپ نے فرمایا ان اللہ تعالیٰ لا یقبل الّا من اخلص لہٗ، اللہ تعالیٰ کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا جب تک وہ خالص اسی کے لیے نہ ہو۔" اس کے بعد حضورؐ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

*5 The disbelievers of Makkah said and the polytheists the world over generally say the same: We do not worship other beings regarding them as our creators: the Creator is only Allah, and He alone is the real Deity; but He is too high

for us to have access to Him. Therefore, we make these saintly beings a means to convey our prayers and our petitions to Allah.

5* کفار مکہ کہتے تھے ، اور بالعموم دنیا بھی کے مشرکین یہی کہتے ہیں کہ ہم دوسری ہستیوں کی عبادت اُن کو خالق سمجھتے ہوئے نہیں کرتے۔ خالق تو ہم اللہ ہی کو مانتے ہیں اور اصل معبود اسی کو سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کی بارگاہ بہت اونچی ہے جس تک ہماری رسائی بھلا کہاں ہو سکتی ہے۔ اس لیے ہم ان بزرگ ہستیوں کو ذریعہ بناتے ہیں تاکہ یہ ہماری دعائیں اور التجائیں اللہ تک پہنچا دیں۔

***6 One should understand it well that unity and concord is possible only through Tauhid: there can be no unity through shirk. The polytheists the world over have never agreed as to which beings are the definite means of access to Allah. Some people have taken some particular gods and goddesses as the means, but even among them there is no agreement on all the gods and goddesses; some others have taken the moon, the sun, Mars, Jupiter, etc. as the means, and they also are not agreed as to which of them holds what rank and which is the real means of approach to Allah. Some others have taken the dead saints as the means, but they also differ widely about them: one believes in one saint and another in another. The reason is that the belief about these different beings is neither based on any knowledge, nor has Allah ever sent down a list telling that such and such persons are His special favorites; therefore, they only should be made the means to have access to Him. This is a creed which has spread among the people only on account of superstitions and whims and blind imitation of the elders. Hence the differences.**

*6 یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اتفاق و اتحاد صرف توحید ہی میں ممکن ہے۔ شرک میں کوئی اتفاق نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے مشرکین کبھی اس پر متفق نہیں ہوئے ہیں کہ اللہ کے ہاں رسائی کا ذریعہ آخر کون سی ہستیاں ہیں۔ کسی کے نزدیک کچھ دیوتا اور دیویاں اس کا ذریعہ ہیں اور ان کے درمیان بھی سب دیوتاؤں اور دیویوں پر اتفاق نہیں ہے۔ کسی کے نزدیک چاند، سورج، مریخ، مشتری اس کا ذریعہ ہیں اور وہ بھی آپس میں اس پر متفق نہیں کہ ان میں سے کس کا کیا مرتبہ ہے اور کون اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ کسی کے نزدیک وفات یافتہ بزرگ ہستیاں اس کا ذریعہ ہیں اور ان کے درمیان بھی بے شمار اختلافات ہیں۔ کوئی کسی بزرگ کو مان رہا ہے اور کوئی کسی اور کو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مختلف ہستیوں کے بارے میں یہ گمان نہ تو کسی علم پر مبنی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی کوئی ایسی فہرست آئی ہے کہ فلاں فلاں اشخاص ہمارے مقرب خاص ہیں، لہٰذا ہم تک رسائی حاصل کرنے کے لیے تم ان کو ذریعہ بناؤ۔ یہ تو ایک ایسا عقیدہ ہے جو محض وہم اور اندھی عقیدت اور اسلاف کی بے سوچے سمجھے تقلید سے لوگوں میں پھیل گیا ہے۔ اس لیے لامحالہ اس میں اختلاف تو ہونا ہی ہے۔

***7 Here, Allah has used two words for these people, *kazib* (liar) and *kaffar* (denier). They have been called *kazib* because they have falsely invented this creed by themselves, and then they spread falsehood among others. As for *kaffar*. it has two meanings:**

(1) A stubborn disbeliever, i.e. the people who insist on their false creed even after the doctrine of Tauhid has come before them.

(2) Ungrateful for blessings, i.e. they arc receiving all kinds of blessings from Allah, but are thanking those other beings about whom they have assumed that these blessings are reaching them through their agency and influence.

*7 یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے دو الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ایک کاذب دوسرے کفار۔

کاذب ان کو اس لیے فرمایا گیا کہ انہوں نے اپنی طرف سے جھوٹ موٹ یہ عقیدہ گھڑ لیا ہے اور پھر یہی جھوٹ وہ دوسروں میں پھیلاتے ہیں۔ رہا کفار، تو اس کے دو معنی ہیں۔ ایک سخت منکر حق، یعنی توحید کی تعلیم سامنے آجانے کے بعد بھی یہ لوگ اس غلط عقیدے پر مصر ہیں۔ دوسرے، کافر نعمت، یعنی نعمتیں تو یہ لوگ اللہ سے پا رہے ہیں اور شکریے اُن ہستیوں کے ادا کر رہے ہیں جن کے متعلق انہوں نے اپنی جگہ یہ فرض کر لیا ہے کہ یہ نعمتیں ان کی مداخلت کے سبب سے مل رہی ہیں۔

لَوۡ اَرَادَ اللّٰهُ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰى مِمَّا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿۴﴾	اگر چاہتا اللہ کہ بنائے کوئی بیٹا تو منتخب کر لیتا اس میں سے جو اسنے تخلیق کیا *8 جو وہ چاہتا۔ پاک ہے وہ۔ وہی ہے اللہ واحد بڑا زبردست۔ *9	4. If Allah had intended to take a son, He could have chosen from what He created, *8 whatever He wills. Be He glorified. He is Allah, the One, the Omnipotent. *9

*8 That is, it is just impossible that Allah should have begotten a son. The only possibility is that Allah should choose someone for Himself; and whomever He chooses will inevitably be from among the creatures, for everything in the world, apart from Allah, is His creation. Now, evidently, however exalted and chosen a creature might be, it cannot have the position of the offspring. For between the Creator and the created there exists a great disparity of nature and essence and character, and parenthood necessarily demands that there should be the unity of nature and essence between a father and his offspring.

Besides, one should also bear in mind the point that the words: “If Allah had intended to take a son, He could have chosen from what He created” themselves give the meaning

that Allah has never intended so. Here the object is to impress that not to speak of taking a son, Allah has never even intended so.

*8یعنی اللہ کا بیٹا ہونا تو سرے سے ہی ناممکن ہے۔ ممکن اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ کسی کو اللہ برگزیدہ کرلے۔ اور برگزیدہ بھی جس کو وہ کرے گا، لامحالہ وہ مخلوق ہی میں سے کوئی ہو گا، کیونکہ اللہ کے سوا دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ مخلوق ہے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ مخلوق خواہ کتنی ہی برگزیدہ ہو جائے، اولاد کی حیثیت اختیار نہیں کر سکتی، کیونکہ خالق اور مخلوق میں عظیم الشان جوہری فرق ہے، اور ولدیت لازماً والد اور اولاد میں جوہری اتحاد کی مقتضی ہے۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی نگاہ میں رہنی چاہیے کہ ''اگر اللہ کسی کو بیٹا بنانا چاہتا تو ایسا کرتا'' کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جن سے خود بخود یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اللہ نے ایسا کرنا کبھی نہیں چاہا۔ اس طرز بیان سے یہ بات ذہن نشین کرنی مقصود ہے کہ کسی کو بیٹا بنا لینا تو درکنار، اللہ نے تو ایسا کرنے کا کبھی ارادہ بھی نہیں کیا ہے۔

*9 The following are the arguments by which the doctrine of parenthood has been refuted:

First, that Allah is free from every defect and fault and weakness. Obviously, children are needed by the one who is defective and weak. The one who is mortal and stands in need of them, so that his progeny should continue to live after him in the world. Likewise, he who adopts a son does so either because he feels the need of having an heir, being childless himself, or he adopts a son being overpowered by love of somebody. Attributing such human weaknesses to Allah and forming religious creeds on their basis is nothing but ignorance and shortsightedness.

The second argument is that Allah in His essence and Being is unique. He is not a member of a species, whereas, evidently, offspring must necessarily belong to a species.

Furthermore, there can be no concept of offspring without marriage, and marriage can take place only between homogeneous individuals. Therefore, the one who proposes offspring for the Unique and Matchless Being like Allah, is ignorant and foolish.

The third argument is that Allah is Omnipotent, i.e. whatever is there in the world is subdued to Him and is held in His powerful grasp. No one in this Universe has any resemblance with Him in any way or degree on account of which it may be imagined that he has a relation with Allah.

*9 یہ دلائل ہیں جن سے عقیدہ ولدیت کی تردید کی گئی ہے۔

پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص اور عیب اور کمزوری سے پاک ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اولاد کی ضرورت ناقص وکمزور کو ہوا کرتی ہے۔ جو شخص فانی ہوتا ہے وہی اس کا محتاج ہوتا ہے کہ اس کے ہاں اولاد ہوتا کہ اس کی نسل اور نوع باقی رہے۔ اور کسی کو متبنیٰ بھی وہی شخص بناتا ہے جو یا تو لا وارث ہونے کی وجہ سے کسی کو وارث بنانے کی حاجت محسوس کرتا ہے، یا محبت کے جذبے سے مغلوب ہوکر کسی کو بیٹا بنا لیتا ہے یہ انسانی کمزوریاں اللہ کی طرف منسوب کرنا اور ان کی بنا پر مذہبی عقیدے بنا لینا جہالت اور کم نگاہی کے سوا اور کیا ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے وہ اکیلا اپنی ذات میں واحد ہے، کسی جنس کا فرد نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اولاد لازماً ہم جنس ہوا کرتی ہے۔ نیز اولاد کا کوئی تصور ازدواج کے بغیر نہیں ہو سکتا، اور ازدواج بھی ہم جنس سے ہی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا وہ شخص جاہل و نادان ہے جو اس یکتا و یگانہ ہستی کے لیے اولاد تجویز کرتا ہے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ قہار ہے۔ یعنی دنیا میں جو چیز بھی ہے اس سے مغلوب اور اسکی قاہرانہ گرفت میں جکڑی ہوئی ہے۔ اس کائنات میں کوئی کسی درجے میں بھی اس سے کوئی مماثلت نہیں رکھتا جس کی بنا پر اس کے متعلق یہ گمان کیا جا سکتا ہو کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا کوئی رشتہ ہے۔

5. He created the heavens and the	پیدا کیا ہے اس نے آسمانوں اور	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ

earth with truth. *10 He wraps the night over the day and wraps the day over the night. And He has subjected the sun and the moon. Each running for a term appointed. Is not He the All Mighty, the Oft Forgiving. *11	زمین کو حق کے ساتھ *10۔ وہ لپیٹ دیتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹ دیتا ہے دن کو رات پر اور مسخر کر رکھا ہے اس نے سورج اور چاند کو ۔ ہر ایک چلتا رہتا ہے ایک وقت مقررہ تک۔ کیا نہیں وہ غالب مغفرت کرنے والا ۔ *11	بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَ يُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝٥

*10 For explanation, see Surah Ibrahim, Ayat 19; Surah An-Nahl, Ayat 3; Surah Al-Ankabut, Ayat 44, and the E.Ns thereof.

*10تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد دوم ابراہیم حاشیہ 26،النحل حاشیہ 6 جلد سوم، العنکبوت حاشیہ75۔

*11 That is, He is All-Mighty: if He wills to punish you, no power can resist Him. But it is His kindness that He does not seize you forthwith in spite of your arrogant and insolent behavior, but He goes on giving you respite after respite. Here, Allah's making no haste in seizing people in punishment and His giving them respite has been called forgiveness.

*11یعنی زبردست ایسا ہے کہ اگر وہ تمہیں عذاب دینا چاہے تو کوئی طاقت اس کی مزاحمت نہیں کر سکتی۔ مگر یہ اس کا کرم ہے کہ تم یہ کچھ گستاخیاں کر رہے ہو اور پھر بھی وہ تم کو فوراً پکڑ نہیں لیتا بلکہ مہلت پر مہلت دیے جاتا ہے۔اس مقام پر عقوبت میں تعجیل نہ کرنے اور مہلت دینے کو مغفرت (درگزر) سے تعبیر کیا گیا ہے۔

6. He created you from a single soul, then He made from him his mate, *12 and He has produced for you from the cattle eight pairs. *13 He creates you in the wombs of your mothers, creation after creation, in three veils of darkness. *14 Such is Allah, your Lord, *15 His is the sovereignty. *16 There is no god except Him. *17 So where are you turned away. *18

اس نے پیدا کیا تمکو ایک جان سے
پھر بنایا اس سے اس کا جوڑا *12
اور اس نے بنائے تمہارے لئے
چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے۔ *13
بناتا ہے وہ تمہیں پیٹوں میں
تمہاری ماؤں کے۔ تخلیق کے بعد
تخلیق۔ تین تاریک پردوں
میں *14۔ یہی ہے اللہ تمہارا
رب۔ *15 اسی کی ہے بادشاہی
*16۔ نہیں ہے کوئی معبود
سوائے اسکے *17۔ پھر کہاں تم
پھرے جاتے ہو۔ *18

خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ
ثُمَّ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَ
اَنۡزَلَ لَـكُمۡ مِّنَ الۡاَنۡعَامِ
ثَمٰنِيَةَ اَزۡوَاجٍ‌ ؕ يَخۡلُقُكُمۡ فِىۡ
بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ
بَعۡدِ خَلۡقٍ فِىۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ‌ ؕ
ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ لَهُ
الۡمُلۡكُ‌ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ
فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ ﴿۶﴾

*12 This does not mean that first He created the human beings from Adam and then created his wife, Eve. But here, instead of the chronological order, there is the order of presentation, examples of which are found in every language. For instance, we say, “Whatever you did today is known to me, and whatever you did yesterday is also in my knowledge.” This cannot mean that what happened yesterday has happened after today.

*12 یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلے حضرت آدم سے انسانوں کو پیدا کر دیا اور پھر ان کی بیوی حضرت حوّا کو پیدا
کیا۔ بلکہ یہاں کلام میں ترتیبِ زمان کے بجائے ترتیبِ بیان ہے جس کی مثالیں ہر زبان میں پائی جاتی

ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں تم نے آج جو کچھ کیا وہ مجھے معلوم ہے، پھر جو کچھ تم کل کر چکے ہو اس سے بھی میں باخبر ہوں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا کہ کل کا واقعہ آج کے بعد ہوا ہے۔

*13 That is, the camel, cow, sheep and goat, whose four males and four females together make eight heads of cattle.

*13 مویشی سے مراد ہیں اُونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری۔ ان کے چار نر اور چار مادہ مل کر آٹھ نر و مادہ ہوتے ہیں۔

*14 The three dark veils are: the belly, the womb and the caul or membrane enclosing the fetus.

*14تین پردوں سے مراد ہے پیٹ، رحم اور مشیمہ (وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے)۔

*15 "Your Lord": your Master, Ruler and Providence.

*15یعنی مالک، حاکم اور پروردگار۔

*16 That is, all powers and authority rest with Him and it is He Who is ruling over the whole Universe.

*16یعنی تمام اختیارات کا مالک وہی ہے اور ساری کائنات میں اسی کا حکم چل رہا ہے۔

*17 In other words, the reasoning is this: When Allah alone is your Lord and His is the sovereignty, then inevitably your Deity also is He. How can another be your deity when he has neither any share in providence nor any role in sovereignty? After all, how can it be reasonable for you to take others as your deities when Allah alone is the Creator of the heavens and the earth, when Allah alone has subjected the sun and the moon for you, when He alone brings the day after the night and the night after the day, and when He alone is your own Creator and Lord as well as of all animals and cattle?

*17دوسرے الفاظ میں استدلال یہ ہے کہ جب وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی ساری بادشاہی ہے تو پھر

لازماً تمہارا اِلٰہ (معبود) بھی وہی ہے۔ دوسرا کوئی اِلٰہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ نہ پروردگاری میں اس کا کوئی حصہ نہ بادشاہی میں اس کا کوئی دخل۔ آخر تمہاری عقل میں یہ بات کیسے سماتی ہے کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا تو ہو اللہ۔ سورج اور چاند کو مسخر کرنے والا اور رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات لانے والا بھی ہو اللہ۔ تمہارا اپنا اور تمام حیوانات کا خالق و رب بھی ہو اللہ۔ اور تمہارے معبود بن جائیں اس کے سوا دوسرے۔

***18 These words need deep consideration. It has not been said: "How are you turning away?" but "How are you turned away?" That is, there is someone else who is misleading you, and being thus deceived you do not understand such a simple and reasonable thing. The other thing which by itself becomes evident from the style is: The word "you" is not addressed to the agents but to those who were turning away under their influence. There is a subtle point in this which can be understood easily after a little thought. Those who were working to turn away others (from the right way) were present in the same society and were doing whatever they could openly and publicly. Therefore, there was no need to mention them by name. It was also useless to address them, for they were trying to turn away the people from the service of Allah, the One, and entrapping them for the service of others, and keeping them entrapped for selfish motives. Obviously, such people could not be made to see reason by argument, for it lay in their own interest not to understand and see reason, and even after understanding they could hardly be inclined to sacrifice their interests. However, the condition of the common people who were being deceived and cheated was certainly pitiable. They had no interest involved in the business; therefore, they could be convinced by reasoning**

and argument, and after a little understanding they could also see what advantages were being gained by those who were showing them the way to other deities, after turning them away from Allah. That is why the address has been directed to the common people, who were being misguided rather than those few who were misguiding them.

*18 یہ الفاظ قابلِ غور ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم کدھر پھرے جا رہے ہو۔ ارشاد یہ ہوا ہے کہ تم کدھر سے پھرائے جا رہے ہو۔ یعنی کوئی دوسرا ہے جو تم کو اُلٹی پٹی پڑھا رہا ہے اور تم اس کے بہکائے میں آکر ایسی سیدھی سی عقل کی بات بھی نہیں سمجھ رہے ہو۔ دوسری بات جو اس اندازِ بیان سے خود مترشح ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ تم کا خطاب پھرانے والوں سے نہیں بلکہ ان لوگوں سے ہے جو ان کے اثر میں آکر پھر رہے تھے۔ اس میں ایک لطیف مضمون ہے جو ذرا سے غور و فکر سے بآسانی سمجھ میں آجاتا ہے۔ پھرانے والے اسی معاشرے میں سب کے سامنے موجود تھے اور ہر طرف اپنا کام اعلانیہ کر رہے تھے، اس لیے ان کا نام لینے کی حاجت نہ تھی۔ ان کو خطاب کرنا بھی بیکار تھا، کیونکہ وہ اپنی اغراض کے لیے لوگوں کو خدائے واحد کی بندگی سے پھیرنے اور دوسروں کی بندگی میں پھانسنے اور پھانسے رکھنے کی کوششیں کر رہے تھے۔ ایسے لوگ ظاہر ہے کہ سمجھانے سے سمجھنے والے نہ تھے، کیونکہ نہ سمجھنے ہی سے ان کا مفاد وابستہ تھا، اور سمجھنے کے بعد بھی وہ اپنے مفاد کو قربان کرنے کے لیے مشکل ہی سے تیار ہو سکتے تھے۔ البتہ رحم کے قابل ان عوام کی حالت تھی جو ان کے چکمے میں آرہے تھے۔ اُن کی کوئی غرض اس کاروبار سے وابستہ نہ تھی، اس لیے وہ سمجھانے سے سمجھ سکتے تھے۔ اور ذرا سی آنکھیں کھل جانے کے بعد وہ یہ بھی دیکھ سکتے تھے کہ جو لوگ انہیں خدا کے آستانے سے ہٹا کر دوسرے آستانوں کا راستہ دکھاتے ہیں وہ اپنے اس کاروبار کا فائدہ کیا اُٹھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گمراہ کرنے والے چند آدمیوں سے رُخ پھیر کر گمراہ ہونے والے عوام کو مخاطب کیا جا رہا ہے۔

اِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنۡكُمۡ‌ ۚ وَ لَا يَرۡضٰى لِعِبَادِهِ	اگر تم کفر کرو گے تو بیشک اللہ بے نیاز ہے تم سے *19۔ اور نہیں	7. If you disbelieve, then indeed, Allah is free from need of you. *19 And He does

الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾

وہ پسند کرتا اپنے بندوں کے لئے کفر۔ *20 اور اگر تم شکر کروگے تو وہ اسکو پسند کرتا ہے تمہارے لئے ۔ *21 اور نہیں اٹھائے گا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا *22 ۔ پھر اپنے رب کی طرف تمکو لوٹنا ہے۔ پھر یقیناً وہ تمکو بتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔ بیشک وہ ہے باخبر دلوں کی باتوں سے ۔

not approve for His slaves disbelief. *20 And if you are grateful, He is pleased with it for you. *21 And will not bear a laden soul another's load. *22 Then to your Lord is your return, then He will surely inform you of what you used to do. Indeed, He is Aware of what is in the breasts.

*19 That is, your disbelief cannot cause any decrease or deficiency in His Kingdom. He will be God if you believe in Him, and He will still be God if you deny Him. He is ruling over His Kingdom by His own power. Your believing or denying Him does not affect His Sovereignty in any way. According to Hadith (Muslim), Allah says: O My servants, if all of you, the former and the latter, the men and the jinns, become like the heart of a most sinful person among you, it will cause no deficiency whatever in My Kingdom.

*19 یعنی تمہارے کفر سے اس کی خدائی میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آسکتی۔ تم مانوگے تب بھی وہ خدا ہے، اور نہ مانوگے تب بھی وہ خدا ہے اور رہے گا۔ اس کی فرمانروائی اپنے زور پر چل رہی ہے، تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے اس میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا عبادی لو ان اولکم و اخرکم و انسکم و جنکم کانوا علیٰ افجر قلب رجل منکم ما نقص من ملکی شیئاً۔

اے میرے بندو، اگر تم سب کے سب اگلے اور پچھلے انسان اور جن اپنے میں سے کسی فاجر فرد کے دل کی طرح ہو جاؤ تب بھی میری بادشاہی میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔'' (مسلم)

*20 That is, He does not approve, not for any interest of His own but for the interest and benefit of the servants themselves that they should disbelieve, for disbelief is harmful for them. Here, one should bear in mind the fact that Allah's will is one thing and His approval and pleasure another. Nothing in the world can happen against Allah's will, but many things can happen against His approval, and are happening day and night. For example, the dominance of the tyrants and the wicked in the world, the existence of thieves and robbers, the presence of murderers and adulterers, are possible only because Allah has made room for the occurrence of these evils and the existence of these criminals in the scheme of things ordained by Him. Then He provides opportunities also of committing evil just as He provides opportunities to the good of doing good. Had He made no room for these evils and had provided no opportunities of committing wrongs to the evildoers, no evil would have ever occurred in the world. All this is based on Allah's will. But the occurrence of an act under divine will does not mean that Allah's approval also goes with it. This may be explained by an example. If a person tries to obtain his living only by lawful means, Allah provides him his living through those means. This is His will. But providing for the thief or the robber or the corrupt person under the will does not mean that Allah also likes stealing and robbery and taking of bribes. Allah says the same thing here, as if to say: If you want to disbelieve, you may do so.

We will not stop you from this nor make you believe forcibly. But We do not approve that you should deny your Creator and Provider, being His servants, for it is harmful for yourselves. Our Godhead is not harmed and affected by it in any way.

*20 یعنی وہ اپنے کسی مفاد کی خاطر نہیں بلکہ خود بندوں کے مفاد کی خاطر یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ کفر کریں، کیونکہ کفر خود انہی کے لیے نقصان دہ ہے۔ یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور چیز ہے اور رضا دوسری چیز۔ دنیا میں کوئی کام بھی اللہ کی مشیت کے خلاف نہیں ہو سکتا، مگر اس کی رضا کے خلاف بہت سے کام ہو سکتے ہیں اور رات دن ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً دنیا میں جباروں اور ظالموں کا حکمراں ہونا، چوروں اور ڈاکوؤں کا پایا جانا، قاتلوں اور زانیوں کا موجود ہونا اسی لیے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بنائے ہوئے نظام قدرت میں ان برائیوں کے ظہور اور ان اشرار کے وجود کی گنجائش رکھی ہے۔ پھر ان کو بدی کے ارتکاب کے مواقع بھی دیتا ہے اور اسی طرح دیتا ہے جس طرح نیکوں کو نیکی کے موقع دیتا ہے۔ اگر وہ سرے سے ان کاموں کی گنجائش ہی نہ رکھتا اور ان کے کرنے والوں کو مواقع ہی نہ دیتا تو دنیا میں کبھی کوئی برائی ظاہر نہ ہوتی۔ یہ سب کچھ بر بنائے مشیت ہے۔ لیکن مشیت کے تحت کسی فعل کا صدور یہ معنی نہیں رکھتا کہ اللہ کی رضا بھی اس کو حاصل ہے۔ مثال کے طور پر اس بات کو یوں سمجھیے کہ ایک شخص اگر حرام خوری ہی کے ذریعہ سے اپنا رزق حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ اسی ذریعہ سے اس کو رزق دے دیتا ہے۔ یہ ہے اس کی مشیت۔ مگر مشیت کے تحت چور یا ڈاکو یا رشوت خوار کو رزق دینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ چوری، ڈاکے اور رشوت کو اللہ پسند بھی کرتا ہے۔ یہی بات اللہ تعالیٰ یہاں فرما رہا ہے کہ تم کفر کرنا چاہو تو کرو، ہم تمہیں زبردستی اس سے روک کر مومن نہیں بنائیں گے۔ مگر ہمیں یہ پسند نہیں ہے کہ تم بندے ہو کر اپنے خالق و پروردگار سے کفر کرو، کیونکہ یہ تمہارے ہی لیے نقصان دہ ہے، ہماری خدائی کا اس سے کچھ بھی نہیں بگڑتا۔

*21 The word *shukr* (gratitude) has been used here as against *kufr* (disbelief) instead of *Iman* (belief). This by

itself shows that *kufr* is, in fact, ingratitude and disloyalty, and faith is the necessary requirement of gratitude. The person who has any feeling of the favors of Allah Almighty, cannot adopt any other way than that of belief and faith. Therefore, gratitude and faith are correlatives. Wherever there is gratitude there will be faith also. On the contrary, wherever there is disbelief, there will be no question of gratitude at all, for gratitude along with disbelief is meaningless.

*21 کفر کے مقابلے میں یہاں ایمان کے بجائے شکر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے خود بخود یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ کفر در حقیقت احسان فراموشی و نمک حرامی ہے ، اور ایمان فی الحقیقت شکر گزاری کا لازمی تقاضا ہے۔ جس شخص میں اللہ جلّ شانہ کے احسانات کا کچھ بھی احساس ہو وہ ایمان کے سوا کوئی دوسری راہ اختیار نہیں کر سکتا۔ اس لیے شکر اور ایمان ایسے لازم و ملزوم ہیں کہ جہاں شکر ہو گا وہاں ایمان ضرور ہو گا۔ اور اس کے برعکس جہاں کفر ہو گا وہاں شکر کا سرے سے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، کیونکہ کفر کے ساتھ شکر کے کوئی معنی نہیں ہیں۔

*22 It means this: Each one of you is himself responsible for his deeds. If a person adopts disbelief in order to please others, or to avoid their displeasure, those others will never bear the burden of his disbelief, but will leave him to bear his own burden. Therefore, anyone who comes to know that disbelief is wrong and belief is right, should give up the wrong attitude and adopt the right attitude, and avoid making himself liable for Allah's punishment by associating himself with his family or brotherhood or nation.

*22 مطلب یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ کوئی شخص اگر دوسروں کو راضی رکھنے کے لیے یا ان کی ناراضی سے بچنے کی خاطر کفر اختیار کرے گا تو وہ دوسرے لوگ اس کے کفر کا وبال

اپنے اوپر نہیں اٹھالیں گے بلکہ اسے آپ ہی اپنا وبال بھگتنے کے لیے چھوڑ دیں گے۔ لہٰذا جس پر بھی کفر کا غلط اور ایمان کا صحیح ہونا واضح ہو جائے اس کو چاہیے کہ غلط رویہ چھوڑ کر صحیح رویہ اختیار کر لے اور اپنے خاندان یا برادری یا قوم کے ساتھ لگ کر اپنے آپ کو خدا کے عذاب کا مستحق نہ بنائے۔

وَ اِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيۡبًا اِلَيۡهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعۡمَةً مِّنۡهُ نَسِىَ مَا كَانَ يَدۡعُوۡۤا اِلَيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِكُفۡرِكَ قَلِيۡلًا ۖ اِنَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾

اور جب پہنچتی ہے انسان کو تکلیف *23 تو پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہوکر اسکی طرف *24 ۔ پھر جب وہ نوازتا ہے اسکو نعمت سے اپنی طرف سے تو بھول جاتا ہے اس (تکلیف) کو وہ پکار رہا تھا جسکے لئے پہلے *25 ۔ اور بنانے لگتا ہے اللہ کے لئے شریک *26 تاکہ گمراہ کرے اسکے راستے سے *27 ۔ کہدو کہ فائدہ اٹھا لے اپنے کفر سے تھوڑا سا۔ یقیناً تو ہو گا دوزخ والوں میں سے۔

8. And when touches man an adversity, *23 he calls upon his Lord, turning to Him. *24 Then when He bestows upon him a favor from Himself, he forgets that (adversity) he had called upon for which before, *25 and he sets up for Allah rivals *26 to mislead from His way. *27 Say: Enjoy by your disbelief for a little while. Indeed, you are of the companions of the Fire.

*23 "The man": the disbeliever who adopted the way of ingratitude.

*23 انسان سے مراد یہاں وہ کافر انسان ہے جس نے ناشکری کی روش اختیار کر رکھی ہو۔

*24 That is, at that time he does not remember those other deities whom he used to invoke in good times; but he despairs of them all and turns only to Allah, Lord of the

worlds. This is a clear proof of the fact that in the depths of his heart he has the feeling that all other deities are helpless, and the realization that Allah alone is the possessor of all powers and authority lies buried and hidden deep in his mind.

24*یعنی اس وقت اسے وہ دوسرے معبود یاد نہیں آتے جنہیں وہ اپنے اچھے حال میں پکارا کرتا تھا، بلکہ ان سب سے مایوس ہو کر وہ صرف اللہ ربّ العالمین کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہ گویا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنے دل کی گہرائیوں میں دوسرے معبودوں کے بے اختیار ہونے کا احساس رکھتا ہے اور اس حقیقت کا شعور بھی اس کے ذہن میں کہیں نہ کہیں دبا چھپا موجود ہے کہ اصل اختیارات کا مالک اللہ ہی ہے۔

*25 That is, he again forgets the bad times when abandoning all other deities he was invoking only Allah, the One.

25*یعنی وہ برا وقت پھر اسے یاد نہیں رہتا جس میں وہ تمام دوسرے معبودوں کو چھوڑ کر صرف اللہ وحدہٗ لاشریک سے دعائیں مانگ رہا تھا۔

*26 That is, he again starts serving others: he obeys them, prays to them and makes offerings before them.

26*یعنی پھر دوسروں کی بندگی کرنے لگتا ہے۔ انہی کی اطاعت کرتا ہے، انہی سے دعائیں مانگتا ہے، اور انہی کے آگے نذر و نیاز پیش کرنا شروع کر دیتا ہے۔

*27 That is, he is not content with his own self having gone astray, but also leads others astray, telling them that the affliction which had befallen him, had been averted by the help of such and such a pious man or saint, or god and goddess. Thus, many other people also put their faith in these deities besides Allah, and are further misled as the ignorant and foolish people describe their experiences before them.

*27یعنی خود گمراہ ہونے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو بھی یہ کہہ کہہ کر گمراہ کرتا ہے کہ جو آفت مجھ پر آئی تھی وہ فلاں حضرت یا فلاں دیوی یا دیوتا کے صدقے میں ٹل گئی۔ اس سے دوسرے بہت سے لوگ بھی ان معبودان غیر اللہ کے معتقد بن جاتے ہیں اور ہر جاہل اپنے اسی طرح کے تجربات بیان کر کر کے عوام کی اس گمراہی کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّ قَآٮِٕمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَ يَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ‌ ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ‌ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝٩

یا وہ جو ہے اطاعت گذار رات کے اوقات میں سجدے کرتا ہے اور قیام کرتا ہے۔ ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے رحمت کی اپنے رب کی۔ کہو کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے *28۔ صرف نصیحت حاصل کرتے ہیں وہ جو عقلمند ہیں۔

9. Is he, who is obedient in the hours of the night, prostrating and standing, fearing the Hereafter and hoping for the mercy of his Lord. Say: Are equal those who have knowledge and those without knowledge. *28 Only those will pay heed who possess understanding.

*28 It should be noted that two kinds of the men are being contrasted here. First, those who turn to Allah when a calamity befalls them, but worship others than Allah normally. Second, those who have made it their permanent way of life to obey Allah and worship and serve Him, and their worshiping Him in solitude during the night is a proof of their sincerity. The first kind of the men have been called ignorant by Allah, even if they might have devoured whole libraries. And the second kind of the men have been called the learned, even if they might be illiterate. For the real

supremely important thing is the knowledge of the truth and man's action according to it, and on this depends his true success. Allah asks: How can these two be equal? How can they possibly follow the same way together in the world, and meet with the same end in the Hereafter?

28*واضح رہے کہ یہاں مقابلہ دو قسم کے انسانوں کے درمیان کیا جا رہا ہے۔ ایک وہ جو کوئی سخت وقت آپڑنے پر تو اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور عام حالات میں غیر اللہ کی بندگی کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے وہ جنہوں نے اللہ کی اطاعت اور اس کی بندگی و پرستش کو اپنا مستقل طریقہ بنالیا ہے اور راتوں کی تنہائی میں ان کا عبادت کرنا ان کے مخلص ہونے کی دلیل ہے۔ ان میں سے پہلے گروہ والوں کو اللہ تعالیٰ بے علم قرار دیتا ہے، خواہ انہوں نے بڑے بڑے کتب خانے ہی کیوں نہ چاٹ رکھے ہوں۔ اور دوسرے گروہ والوں کو وہ عالم قرار دیتا ہے، خواہ وہ بالکل ہی ان پڑھ کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ اصل چیز حقیقت کا علم اور اس کے مطابق عمل ہے، اور اسی پر انسان کی فلاح کا انحصار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دونوں آخر یکساں کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیسے ممکن ہے کہ دنیا میں یہ مل کر ایک طریقے پر چلیں، اور آخرت میں دونوں ایک ہی طرح کے انجام سے دوچار ہوں؟

قُلۡ یٰعِبَادِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِیۡ ہٰذِہِ الدُّنۡیَا حَسَنَۃٌ ؕ وَ اَرۡضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَہُمۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾

کہدو ۔اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو *29ڈرو اپنے رب سے۔ انلوگوں کے لئے جنہوں نے نیکی کی اس دنیا میں بھلائی ہے *30 اور اللہ کی زمین کشادہ ہے۔ *31 درحقیقت دیا جائیگا انکو جو صبر کرتے ہیں انکا اجر بغیر حساب کے۔ *32

10. Say: O My slaves those who believed, fear your Lord. *29 For those who did good in this world there is good, *30 and Allah's earth is spacious. *31 Indeed, will be given to those, who are patient, their reward without reckoning. *32

*29 That is, do not rest content with belief but follow it up with piety and fear of God. Act according to what Allah has enjoined and avoid what He has forbidden and live in the world fearing His accountability.

*29یعنی صرف مان کر نہ رہ جاؤ بلکہ اس کے ساتھ تقویٰ بھی اختیار کرو جن چیزوں کا اللہ نے حکم دیا ہے ان پر عمل کرو، جن سے روکا ہے ان سے بچو اور دنیا میں اللہ کے مواخذے سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔

*30 Good and well-being both of this world and of the Hereafter.

*30دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی۔ ان کی دنیا بھی سدھرے گی اور آخرت بھی۔

*31 That is, if one city, territory or land has become difficult for the worshipers of Allah, they may emigrate to another place where they may not have to face any such hardship.

*31یعنی اگر ایک شہر یا علاقہ یا ملک اللہ کی بندگی کرنے والوں کے لیے تنگ ہو گیا ہے تو دوسری جگہ چلے جاؤ جہاں یہ مشکلات نہ ہوں۔

*32 Those who brave all kinds of hardships and persecutions in following the way of God-worship and piety but do not abandon the way of the truth. This also includes those people who emigrate to other countries and experience hardships in the foreign land for the sake of religion and faith, and those also who continue to face every kind of temptation and calamity firmly and patiently in the land where they are being persecuted.

*32یعنی ان لوگوں کو جو خدا پرستی اور نیکی کے راستے پر چلنے میں ہر طرح کے مصائب و شدائد برداشت کر لیں مگر راہ حق سے نہ ہٹیں۔ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو دین و ایمان کی خاطر ہجرت کر کے جلا وطنی کی مصیبتیں برداشت کریں، اور وہ بھی جو ظلم کی سرزمین میں جم کر ہر آفت کا سامنا کرتے چلے جائیں۔

11. Say: Indeed, I am commanded that I worship Allah, *33 being sincere to Him in religion.	کہدو بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اللہ کی *33 خالص کرکے اسکے لئے دین کو۔	قُلۡ اِنِّيۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ۙ﴿۱۱﴾

*33 That is, my mission is not only to exhort others but also to practice what I preach to myself. First, I follow the way which I call others to follow.

*33 یعنی میرا کام صرف دوسروں سے کہنا ہی نہیں ہے، خود کرکے دکھانا بھی ہے۔ جس راہ پر لوگوں کو بلاتا ہوں اس پر سب سے پہلے میں خود چلتا ہوں۔

12. And I am commanded that I should be first of those who surrender.	اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں ہو جاؤں سب سے پہلے فرمانبرداروں میں ۔	وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲﴾
13. Say: Indeed I fear, if I should disobey my Lord, the punishment of a great Day.	کہدو یقیناً میں ڈرتا ہوں۔ اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی۔ عذاب سے ایک بڑے دن کے۔	قُلۡ اِنِّيۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّيۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۳﴾
14. Say: It is Allah I worship, being sincere to Him in my religion.	کہدو اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں میں خالص کرکے اسکے لئے اپنے دین کو۔	قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِيۡ ۙ﴿۱۴﴾
15. So worship what you will other than Him. Say: Indeed, the losers are those who will	پس عبادت کرو جسکی تم چاہو اسکے سوا۔ کہدو بیشک خسارے والے وہی ہیں جو خسارے میں ڈالیں	فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ

lose themselves and their families on the Day of Judgment. Is that not, the manifest loss. *34	گے اپنے آپکو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن ۔ کیا نہیں یہ ہی سراسر نقصان ۔ *34	اَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۵﴾

*34 Bankruptcy is loss of a person's capital and failure of his business so that he is unable to pay his debts in full. This same metaphor Allah has used here for the disbelievers and polytheists, The sum total of whatever man has gotten in this worldly life, his intellect, body, powers, capabilities, means and opportunities is, in fact, the capital which he invests in the business of the worldly life. If a person invested all this capital on the hypothesis that there is no God, or that there are many gods, whose servant he is, and that he is not accountable to anyone, or that someone else will rescue him on Judgment Day, it would mean that he made a losing bargain and lost all his capital. This is his first loss. His second loss is that in everything that he did, on the basis of the wrong hypothesis, he went on wronging himself and many other men, and the coming generations and many other creatures of Allah, throughout his life. Thus, he got into countless debts, but has no money with which he may fully pay his debts. Over and above this, he has not only himself incurred this loss, but has caused the same loss to his children and near and dear ones and friends and fellow countrymen by his wrong education and training and wrong example. It is these three losses together which Allah has called *khusran-i-mubin* (utter bankruptcy) in this verse.

*34 دیوالیہ عرف عام میں اس چیز کو کہتے ہیں کہ کاروبار میں آدمی کا لگایا ہوا سارا سرمایہ ڈوب جائے اور بازار میں اس پر دوسروں کے مطالبے اتنے چڑھ جائیں کہ اپنا سب کچھ دے کر بھی وہ ان سے عہدہ برآنہ ہو سکے۔ یہی استعارہ کفار و مشرکین کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہاں استعمال کیا ہے۔ انسان کو زندگی، عمر، عقل، جسم، قوتیں اور قابلیتیں، ذرائع اور مواقع، جتنی چیزیں بھی دنیا میں حاصل ہیں، ان سب کا مجموعہ دراصل وہ سرمایہ ہے جسے وہ حیات دنیا کے کاروبار میں لگاتا ہے۔ یہ سارا سرمایہ اگر کسی شخص نے اس مفروضے پر لگا دیا کہ کوئی خدا نہیں ہے۔ یا بہت سے خدا ہیں جن کا میں بندہ ہوں، اور کسی کو مجھے حساب نہیں دینا ہے، یا محاسبے کے وقت کوئی دوسرا مجھے آکر بچا لے گا، تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے گھاٹے کا سودا کیا اور اپنا سب کچھ ڈبو دیا۔ یہ ہے پہلا خسران۔ دوسرا خسران یہ ہے کہ اس غلط مفروضے پر اس نے جتنے کام بھی کیے ان سب میں وہ اپنے نفس سے لے کر دنیا کے بہت سے انسانوں اور آئندہ نسلوں اور اللہ کی دوسری بہت سے مخلوق پر عمر بھر ظلم کرتا رہا۔ اس لیے اس پر بے شمار مطالبات چڑھ گئے، مگر اس کے پلے کچھ نہیں ہے جس سے وہ ان مطالبات کا بھگتان بھگت سکے۔ اس پر مزید خسران یہ ہے کہ وہ خود ہی نہیں ڈوبا بلکہ اپنے بال بچوں اور عزیز و اقارب اور دوستوں اور ہم قوموں کو بھی اپنی غلط تعلیم و تربیت اور غلط مثال سے لے ڈوبا۔ یہی تین خسارے ہیں جن کے مجموعے کو اللہ تعالیٰ خسران مبین قرار دے رہا ہے۔

لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۱۶﴾	انکے لئے انکے اوپر ہوں گے سائبان آگ کے اور انکے نیچے سائبان (آگ کے)۔ یہ ہے ڈراتا ہے اللہ جس سے اپنے بندوں کو۔ اے میرے بندوں سوجھ سے ڈرتے رہو۔	16. They shall have above them, coverings of fire, and beneath them coverings (of fire). That is Allah does warn with His slaves. O My slaves, then fear Me.
وَ الَّذِيۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ	اور وہ لوگ جنھوں نے پرہیز کیا بتوں	17. And those who put away false gods

اَنۡ یَّعۡبُدُوۡهَا وَ اَنَابُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ لَهُمُ الۡبُشۡرٰی ۚ فَبَشِّرۡ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ۙ	سے کہ وہ انہیں پوجیں *35 اور رجوع کیا اللہ کیطرف انکے لئے ہے بشارت ۔ تو بشارت دیدو میرے بندوں کو۔	lest they should worship them, *35 and turned to Allah, for them is good tiding. So give good tidings to My slaves.

*35 *Taghut* is from *tughyan* and means rebellion. If someone is called *taghut* (rebellion) instead of *taghi* (rebel), it would mean that he is a rebel incarnate. For example, if a person is called *husn* (beauty) instead of *hasin* (beautiful), it would mean that he has reached perfection in beauty. The deities other than Allah have been called *taghut* because it is rebellion to worship others besides Allah, but the one who has others worship him, is a rebel of the worst kind. (For further explanation, see Surah Al-Baqarah, Ayat 256, Surah An-Nisa, Ayats 60, 76, Surah An-Naml, Ayat 36 and the E.Ns thereof).

*35 طاغوت طغیان سے ہے جس کے معنی سرکشی کے ہیں۔ کسی کو طاغی (سرکش) کہنے کے بجائے اگر طاغوت (سرکشی) کہا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ انتہا درجے کا سرکش ہے۔ مثال کے طور پر کسی کو کسی کو حسین کے بجائے اگر یہ کہا جائے کہ وہ حسن ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ خوبصورتی میں درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ معبود ان غیر اللہ کو طاغوت اس لیے کہا گیا ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے کی بندگی کرنا تو صرف سرکشی ہے مگر جو دوسروں سے اپنی بندگی کرائے وہ کمال درجہ کا سرکش ہے۔ (مزید تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد اول، البقرۃ حاشیہ 286، النساء حاشیہ 91،105۔ جلد دوم النحل حاشیہ 32)۔ طاغوت کا لفظ یہاں طواغیت، یعنی بہت سے طاغوتوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے، اسی لیے اَنۡ یَّعۡبُدُوۡهَا فرمایا گیا۔ اگر واحد مراد ہوتا تو یَعۡبُدُوۡهُ ہوتا۔

18. Those who listen to the word then follow the best of it. Such are those whom Allah has guided, and such are those who possess understanding. *36

وہ لوگ جو سنتے ہیں بات کو پھر پیروی کرتے ہیں اسکے بہترین پہلو کی ۔ یہی وہ لوگ ہیں جنکو ہدایت دی اللہ نے اور یہی ہیں جو عقل والے ہیں ۔ *36

الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰٮهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓـئِكَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۸﴾

*36 This verse can have two meanings:
(1) That they do not follow every voice but ponder over what every man says and accept only what is right and true.
(2) That they do not try to give a false meaning to what they hear but adopt its good and righteous aspects.

*36 اس آیت کے دو مطلب ہوسکتے ہیں ۔ ایک یہ کہ وہ ہر آواز کے پیچھے نہیں لگ جاتے بلکہ ہر ایک کی بات سن کر اس پر غور کرتے ہیں اور جو حق بات ہوتی ہے اسے قبول کر لیتے ہیں ۔ دوسرے یہ کہ وہ بات کو سن کر غلط معنی پہنانے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اس کے اچھے اور بہتر پہلو کو اختیار کرتے ہیں ۔

19. Is then someone, has been justified against whom the decree of punishment. *37 Can you then save him who is in the Fire.

توکیا وہ صادر ہو چکا ہو جس پر فیصلہ عذاب کا ۔ *37 توکیا تم بچا سکتے ہو اسے جو آگ میں ہو ۔

اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَيۡهِ كَلِمَةُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِى النَّارِ‌ ۚ ﴿۱۹﴾

*37 That is, the person who has made himself worthy of Allah's punishment and about whom Allah has already decided that he will be punished.

*37 یعنی جس نے اپنے آپ کو خدا کے عذاب کا مستحق بنا لیا ہو اور اللہ نے فیصلہ کر لیا ہو کہ اسے اب سزا دینی ہے ۔

لٰكِنِ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ لَهُمۡ غُرَفٌ مِّنۡ فَوۡقِهَا غُرَفٌ مَّبۡنِيَّةٌ ۙ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخۡلِفُ اللّٰهُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۲۰﴾	لیکن وہ لوگ جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے انکے لئے ہیں بالاخانے جنکے اوپر بالاخانے بلند بنے ہوئے ۔بہتی ہیں انکے نیچے نہریں۔وعدہ ہے اللہ کا۔ نہیں خلاف کرتا اللہ وعدے کا۔	**20.** But those who have feared their Lord, for them are chambers, above them chambers built high, flow underneath which rivers. A promise of Allah. Allah does not fail in promise.
اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيۡعَ فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ يُخۡرِجُ بِهٖ زَرۡعًا مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيۡجُ فَتَرٰىهُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ يَجۡعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۱﴾	کیا نہیں دیکھا تم نے کہ اللہ نے نازل کیا آسمان سے پانی پھر جاری کردیا اسکو چشمے بنا کر زمین میں *38 پھر نکالتا ہے اس سے کھیتی مختلف ہیں جسکے رنگ ۔ پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پس تو دیکھتا ہے اسکو کہ زرد ہو گئی پھر کر دیتا ہے اسے چورا چورا ۔ بیشک اس میں ہے بڑی نصیحت عقل والوں کے لئے۔ *39	**21.** Have you not seen that Allah sent down from the sky water then caused it to flow as water springs in the earth, *38 then He produces thereby crop of varying colors, then it dries, then you see it turned yellow, then He makes it chaff. Indeed, in that is a great reminder for those of understanding. *39

*38 The word *yanaabi* in the text is comprehensive and applies to all the three sources of water.

*38 اصل میں لفظ ینا بیع استعمال ہوا ہے جس کا اطلاق ان تینوں چیزوں پر ہوتا ہے۔

*39 That is, a man of understanding learns this lesson from it that the life of this world and its adornments are all transitory. The end of every spring is autumn. The fate of every youth is weakness and death. And every rise has a fall. Therefore, this world is not something of which one should be charmed and enamored so as to forget God and the Hereafter and should conduct himself here in a manner as to ruin his Hereafter, only for the sake of enjoying the short lived pleasures of this world. Then a man of understanding also learns this lesson from these phenomena that the spring and autumn of this world are only under Allah's control. Allah allows to grow and prosper whomsoever He wills and ruins and lays waste whomsoever He wills. Neither it is in anybody's power to stop the growth of someone whom Allah wills to grow, nor has anyone the power to save him from destruction whom Allah wills to destroy.

*39یعنی اس سے ایک صاحب عقل آدمی یہ سبق لیتا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی اور اس کی زینتیں سب عارضی ہیں۔ ہر بہار کا انجام خزاں ہے۔ ہر شباب کا انجام ضعیفی اور موت ہے۔ ہر عروج آخر کار زوال دیکھنے والا ہے۔ لہٰذا یہ دنیا وہ چیز نہیں ہے جس کے حسن پر فریفتہ ہو کر آدمی خدا اور آخرت کو بھول جائے اور یہاں کی چند روزہ بہار کے مزے لوٹنے کی خاطر وہ حرکتیں کرے جو اس کی عاقبت برباد کر دیں۔ پھر ایک صاحب عقل آدمی ان مناظر سے یہ سبق بھی لیتا ہے کہ اس دنیا کی بہار اور خزاں اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے پروان چڑھاتا ہے اور جسے چاہتا ہے خستہ و خراب کر دیتا ہے۔ نہ کسی کے بس میں یہ ہے کہ اللہ جسے پروان چڑھا رہا ہو اس کو پھلنے پھولنے سے روک دے۔ اور نہ کوئی یہ طاقت رکھتا ہے کہ جسے اللہ غارت کرنا چاہے اسے وہ خاک میں ملنے سے بچا لے۔

22. So is he, has opened Allah whose breast to Islam, *40 then he is upon a light from his Lord (is he like him who is in darkness). *41 So woe to those, have become hardened whose hearts *42 against remembrance of Allah. Those are in manifest error.

تو کیا وہ شخص کہ کھول دیا ہو اللہ نے جس کا سینہ اسلام کے لئے *40 سو وہ ہو روشنی پر اپنے رب کی طرف سے۔ (کیا ہے اس کی طرح جو تاریکی میں ہو *41)۔ پس افسوس ہے ان پر کہ سخت ہو رہے ہیں جنکے دل *42 اللہ کی یاد سے ۔ یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾

*40 "Whose breast... Islam": Whom Allah helps to learn a lesson from these realities and to be satisfied with Islam as based on the truth. Opening of a man's breast for something is, in fact, a state in which there remains no anxiety or ambiguity or suspicion and doubt in his mind about the thing, nor has he the feeling of any danger and loss in accepting and adopting it, but he decides with full satisfaction of the heart that it is the truth; therefore, he must follow it whatever be the consequences. Having made such a decision when a person adopts the way of Islam, he obeys whatever command he receives from Allah and His Messenger willingly and with pleasure, without any hesitation. He accepts whatever beliefs and ideas, rules and regulations he comes across in the Book of Allah and the Sunnah of His Prophet (peace be upon him) as if they were the voice of his own heart. He does not feel any

compunction on giving up an unlawful gain, because he believes that it was no gain for him at all; it was rather a loss from which Allah saved him by His grace. Likewise, even if he incurs a loss while following the way of righteousness, he does not feel sad about this but bears it with patience and regards it as an ordinary loss as compared to the loss of turning away from the way of Allah. The same is his behavior on confronting dangers. He believes that there is no other way for him, which he may follow in order to avoid the danger. The straight way of Allah is only one, which he has to follow in any case. If there is a danger in following it, let it be.

40*یعنی جسے اللہ نے یہ توفیق بخشی کہ ان حقائق سے سبق لے اور اسلام کے حق ہونے پر مطمئن ہو جائے۔ کسی بات پر آدمی کا شرح صدر ہو جانا یا سینہ کھل جانا دراصل اس کیفیت کا نام ہے کہ آدمی کے دل میں اس بات کے متعلق کوئی خلجان یا تذبذب یا شک وشبہ باقی نہ رہے، اور اسے کسی خطرے کا احساس اور کسی نقصان کا اندیشہ بھی اس بات کو قبول اور اختیار کرنے میں مانع نہ ہو، بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ وہ یہ فیصلہ کر لے کہ یہ چیز حق ہے لہٰذا خواہ کچھ ہو جائے مجھے اسی پر چلنا ہے۔ اس طرح کا فیصلہ کر کے جب آدمی اسلام کی راہ کو اختیار کر لیتا ہے تو خدا اور رسولؐ کی طرف سے جو حکم بھی اسے ملتا ہے وہ اسے بکراہیت نہیں بلکہ برضا و رغبت مانتا ہے۔ کتاب و سنت میں جو عقائد و افکار اور جو اصول و قواعد بھی اس کے سامنے آتے ہیں وہ انہیں اس طرح قبول کرتا ہے کہ گویا یہی اس کے دل کی آواز ہے۔ کسی ناجائز فائدے کو چھوڑنے پر اسے کوئی پچھتاوا لاحق نہیں ہوتا بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ میرے لیے وہ سرے سے کوئی فائدہ تھا ہی نہیں، الٹا ایک نقصان تھا جس سے بفضل خدا میں بچ گیا۔ اسی طرح کوئی نقصان بھی اگر راستی پر قائم رہنے کی صورت میں اسے پہنچے تو وہ اس پر افسوس نہیں کرتا بلکہ ٹھنڈے دل سے اسے برداشت کرتا ہے اور اللہ کی راہ سے منہ موڑنے کی بہ نسبت وہ نقصان اسے ہلکا نظر آتا ہے۔ یہی حال اس کا خطرات پیش آنے پر بھی ہوتا ہے۔

وہ سمجھتا ہے کہ میرے لیے کوئی دوسرا راستہ سرے سے ہے ہی نہیں کہ اس خطرہ سے بچنے کے لیے ادھر نکل جاؤں۔ اللہ کا سیدھا راستہ ایک ہی ہے جس پر مجھے بہرحال چلنا ہے۔ خطرہ آتا ہے تو آتا رہے۔

*41 "Upon a light from his Lord": In the light of the knowledge of the Book of Allah and the Sunnah of His Prophet (peace be upon him), by the help of which he sees clearly at every step which is the straight path of the truth among the countless by-paths of life.

*41 یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی صورت میں ایک نور علم اسے مل گیا ہے جس کے اُجالے میں وہ ہر ہر قدم پر صاف دیکھتا جاتا ہے کہ زندگی کی بے شمار پگ ڈنڈیوں کے درمیان حق کا سیدھا راستہ کونسا ہے۔

*42 As against the opening of the breast there can be two other states of man's heart:

(1) The state of narrowing of the breast and squeezing of the heart; and in this state there still remains some room for the truth to permeate it.

(2) The state of hardening or petrifying of the heart; in this there is left no room whatever for the truth to permeate. About this second state Allah says that the person who reaches such a stage is totally ruined. This means that if a person becomes inclined to accept the truth, even though with an unveiling and squeezed heart, there remains some possibility for him to be redeemed. This second theme becomes obvious from the style and tenor of the verse itself, though Allah has not stated it directly. For the real intention of the verse was to warn those who were bent upon stubbornness in their antagonism towards the Prophet (peace be upon him) and had made up their mind not to listen to him at all. For this they have been warned, as if to say: You take pride in this stubbornness of yours,

but, as a matter of fact, there cannot be a greater misfortune and unworthiness of man than that his heart should become even more hardened, instead of becoming soft, when he hears Allah being mentioned and the admonition sent by Him.

*42 شرح صدر کے مقابلے میں انسانی قلب کی دو ہی کیفیتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک ضیقِ صدر (سینہ تنگ ہو جانے اور دل بجھ جانے) کی کیفیت جس میں کچھ نہ کچھ گنجائش اس بات کی رہ جاتی ہے کہ حق اس میں نفوذ کر جائے۔ دوسری قساوت قلب (دل کے پتھر ہو جانے کی کیفیت) جس میں حق کے لیے نفوذ یا سرایت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اس دوسری کیفیت کے متعلق فرماتا ہے کہ جو شخص اس حد تک پہنچ جائے اس کے لیے پھر کامل تباہی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص، خواہ دل کی تنگی ہی کے ساتھ سہی، ایک مرتبہ قبول حق کے لیے کسی طرح تیار ہو جائے تو اس کے لیے بچ نکلنے کا کچھ نہ کچھ امکان ہوتا ہے۔ یہ دوسرا مضمون آیت کے فحویٰ سے خود بخود نکلتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی صراحت نہیں فرمائی ہے، کیونکہ آیت کا اصل مقصود ان لوگوں کو متنبہ کرنا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ضد اور ہٹ دھرمی پر تلے ہوئے تھے کہ آپ صلعم کی کوئی بات مان کر نہیں دینی ہے۔ اس پر انہیں خبردار کیا گیا ہے کہ تم تو اپنی اس ہیکڑی کو بڑی قابل چیز سمجھ رہے ہو، مگر فی الحقیقت ایک انسان کی اس سے بڑھ کر کوئی نالائقی اور بد نصیبی نہیں ہو سکتی کہ اللہ کا ذکر اور اس کی طرف سے آئی ہوئی نصیحت سن کر وہ نرم پڑنے کے بجائے اور زیادہ سخت ہو جائے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِيۡنُ	اللہ نے نازل فرمایا بہترین کلام۔ ایک کتاب تشابہت رکھتی ہیں جسکی *43 (آیتیں) دہرائی جاتی ہیں۔ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اس سے جلدوں پر ان کی جو ڈرتے	23. Allah has sent down the best statement. A Book, resembling each other*43 its (verses), repeating. Shiver from it the skins of those who fear their

جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

ہیں اپنے رب سے ۔ پھر نرم پڑ جاتی ہیں انکی جلدیں اور انکے دل اللہ کی یاد کی طرف ۔ یہی ہدایت ہے اللہ کی وہ ہدایت دیتا ہے اس سے جسکو وہ چاہتا ہے ۔ اور جسکو گمراہ کر دے اللہ تو نہیں ہے اسکے لئے کوئی ہدایت دینے والا ۔

Lord. Then soften their skins and their hearts at the remembrance of Allah. That is the guidance of Allah, He guides therewith whom He wills. And whomever Allah sends astray, so none is there for him any guide.

*43 That is, there is no contradiction and disagreement between them. The whole Book, from the beginning to the end, projects one and the same aim, one and the same belief, and one and the same system of thought and action. Each of its parts confirms and supports and explains the other themes; and there is perfect consistency in it both in meaning and in style.

*43 یعنی ان میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے۔ پوری کتاب اول سے لے کر آخر تک ایک ہی مدعا، ایک ہی عقیدہ اور ایک ہی نظام فکر و عمل پیش کرتی ہے۔ اس کا ہر جزء دوسرے جزء کی اور ہر مضمون دوسرے مضمون کی تصدیق وتائید اور توضیح وتشریح کرتا ہے۔ اور معنیٰ وبیان دونوں کے لحاظ سے اس میں کامل یکسانی (Consistency) پائی جاتی ہے۔

اَفَمَنْ يَّتَّقِىْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ قِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ

تو کیا وہ جو سامنا کرتا ہوگا اپنے چہرے پر بدترین عذاب کا قیامت کے دن ۔ (اس جیسا ہے جو بچا لیا گیا ہے) *44 اور کہا جائے گا

24. Is then he who will confront with his face the worst of the punishment on the Day of Resurrection (like

him who is saved). *44 And it will be said to the wrongdoers: Taste what you used to earn. *45	ظالموں سے چکھو مزا اسکا جو تم کمایا کرتے تھے ۔ *45	تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۲۴﴾

*44 One takes a blow on his face only when he is absolutely helpless and powerless, otherwise until one has some power to resist, he goes on receiving the blows on the other parts of his body but saves his face. Therefore, here the extreme state of helplessness of a person has been depicted, saying that he will receive the severe punishment on his face.

*44 کسی ضرب کو آدمی اپنے منہ پر اس وقت لیتا ہے جبکہ وہ بالکل عاجز و بے بس ہو۔ ورنہ جب تک وہ مدافعت پر کچھ بھی قادر ہوتا ہے وہ اپنے جسم کے ہر حصے پر چوٹ کھاتا رہتا ہے مگر منہ پر مار نہیں پڑنے دیتا۔ اس لیے یہاں اس شخص کی انتہائی بے بسی کی تصویر یہ کہہ کر کھینچ دی گئی ہے کہ وہ سخت مار اپنے منہ پر لے گا۔

*45 The word *kasab*, in the Quranic terminology, implies one's descrying and earning a reward and punishment in consequence of his actions and deeds. The real earning of a doer of good is that he becomes worthy of Allah's reward, and the earning of the evil-doer is the punishment that he will receive in the Hereafter.

*45 اصل میں لفظ "کسب" استعمال ہوا ہے جس سے مراد قرآن مجید کی اصطلاح میں جزا و سزا کا وہ استحقاق ہے جو آدمی اپنے عمل کے نتیجے میں کماتا ہے۔ نیک عمل کرنے والے کی اصل کمائی یہ ہے کہ وہ اللہ کے اجر کا مستحق بنتا ہے۔ اور گمراہی و بدراہی اختیار کرنے والے کی کمائی وہ سزا ہے جو اسے آخرت میں ملنے والی ہے۔

25. Denied those before them, so came upon them the punishment from where they did not perceive.	تکذیب کی تھی اُن لوگوں نے جو اِن سے پہلے تھے تو آ پہنچا ان پر عذاب جہاں سے انکو گمان نہ تھا۔	كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾
26. So Allah made them taste humiliation in the life of the world. And the punishment of the Hereafter will be greater, if only they knew.	پھر مزہ چکھا دیا انکو اللہ نے رسوائی کا دنیا کی زندگی میں۔ اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے۔ کاش کہ وہ جانتے۔	فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾
27. And certainly, We have put forth for mankind in this Quran all kinds of similitudes, that they might take heed.	اور یقیناً ہم نے بیان کی ہیں لوگوں کے لئے اس قرآن میں سب طرح کی مثالیں شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۚ ﴿۲۷﴾
28. An Arabic Quran, *46 without any deviance, *47 that they might become righteous.	قرآن عربی۔ *46 بغیر کسی کجی کے *47 شاید کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔	قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾

*46 That is, it has not been sent down in a foreign language so that the people of Makkah and Arabia should stand in need of a translator or interpreter, but it is in their own language, which they can understand directly.

*46 یعنی یہ کسی غیر زبان میں نہیں آیا ہے کہ مکے اور عرب کے لوگ اسے سمجھنے کے لیے کسی مترجم یا

شارح کے محتاج ہوں، بلکہ یہ ان کی اپنی زبان میں ہے جسے یہ براہ راست خود سمجھ سکتے ہیں۔

*47 That is, there is nothing of double-dealing in it so that a common man should find it difficult to understand, but everything has been presented in it in a straightforward manner, from which everyone can know what this Book states as wrong and why, what it states as right and on what ground, what it wants the people to accept and what it wants them to reject, and what it enjoins and what it forbids.

*47یعنی اس میں اینچ پینچ کی بھی کوئی بات نہیں ہے کہ عام آدمی کے لیے اس کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش آئے۔ بلکہ صاف صاف سیدھی بات کہی گئی ہے جس سے ہر آدمی جان سکتا ہے کہ یہ کتاب کس چیز کو غلط کہتی ہے اور کیوں، کس چیز کو صحیح کہتی ہے اور کس بنا پر، کیا منوانا چاہتی ہے اور کس چیز کا انکار کرانا چاہتی ہے، کن کاموں کا حکم دیتی ہے اور کن کاموں سے روکتی ہے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

بیان کرتا ہے اللہ ایک مثال ایک شخص (غلام) کی جسکے کئی شریک (آقا) ہیں جھگڑالو۔ اور ایک شخص پورے کا پورا (غلام) ہے ایک آدمی کا۔ کیا برابر ہیں دونوں مثال میں *48 ۔ تمام تعریف اللہ کیلئے ہے *49 بلکہ انمیں سے اکثر نہیں جانتے۔ *50

29. Puts forth Allah a similitude, a man (slave) belonging to many partners (masters) disputing, and a man exclusively (slave) to one man. Are the two equal in similitude. *48 Praise be to Allah. *49 But most of them do not know. *50

*48 Allah in this parable has explained the difference between shirk and Tauhid and the impact each has on

human life so clearly that it is not possible to put across such a vast theme so concisely and effectively in other words. Everyone will admit that the person who has many masters, each one pulling him to himself, and the masters are also so ill-tempered that no one spares him time in his service to obey the other, and no one rests content only with threatening and cursing him if he fails to carry out his command from among the contradictory commands of the other masters, but is bent upon punishing him, his life would certainly be in great anguish. On the contrary, the person, who is the slave or servant of only one master, would be living a life of ease and comfort because he will not have to serve and seek the pleasure of another master. This is such a straightforward thing which does not need deep consideration for its understanding. After this it remains no longer difficult for a person to understand that the peace of mind and satisfaction that accrue to him from the service of One God, can never accrue from the service of many gods.

Here, it should be understood well that the parable of many ill-tempered and contesting masters cannot apply to the images of stone, but it only applies to living masters, who practically give contradictory commands to man and keep pulling him to themselves in actual reality. One such master sits in his own self, which presents before him desires of every kind and compels him to fulfill them. Other countless masters are there in the house, in the family, in the brotherhood, in the society, among the religious guides and the rulers and legislators, in the business and economic

circles and among the dominant powers of civilization whose contradictory demands and requirements keep on pulling man to themselves at All times; then any god whose demand he fails to fulfill in any way, does not let him go unpunished in his own circle. However, each one's instrument of punishment is different. Someone causes a heart-break, another takes offense, another humiliates, another boycotts, another bankrupts, another makes a religious or a legal attack. Man has no other way of being saved from this anguish and agony but to adopt the way of Tauhid and become the slave of One God, and throw off the yoke of servitude of every other god.

Adoption of the Way of Tauhid also has two forms, which lead to different results:

First, that an individual should decide to become the servant of One God individually but his environment is hostile. In this case the external conflict and his anguish and agony might increase, but if he has adopted the way sincerely, internal peace and satisfaction will necessarily accrue. He will turn down every such desire of the self as goes against the divine commands, or whose fulfillment may clash with the demands of God-worship. He will also reject every such demand of the family, society, nation, government, religious guides and economic powers that conflicts with the divine law. Consequently, he might have to face extreme hardships, rather he will surely face, but his heart will have full satisfaction that he is fulfilling the demand of the servitude of that God Whose servant he actually is, and that those whose servant he is not, have no

right on him, because of which he may have to serve them against the command of his God. No power of the world can deprive him of this satisfaction of the heart and peace of mind; so much so that even if he has to go to the gallows for its sake, he will go to it with a clear conscience, and he will have no compunction as to why he did not save his life by bowing before the false gods.

The second form is that the whole society be established on the basis of the Tauhid imbibing the principles of morality, civilization, culture, education, religion, law, social custom, politics, economics in every sphere of life as a creed, which the Master of the Universe has given through His Book and His Messenger. The law should declare as a crime everything which God's religion has declared sinful and the government administration should try to eradicate the same. The system of education and training should prepare the minds and character to avoid the same. The same should be condemned from the religious pulpit, and regarded as vicious and forbidden in every economic enterprise. Likewise, everything that Allah's religion has declared as good and virtuous should be protected and defended by the law, developed by the administrative forces, impressed in the minds and instilled in character by the entire system of education and training, infused from the religious pulpit, admired by the society and followed by it practically and enforced in every economic enterprise. This is how man can attain to perfect internal and external peace and satisfaction, and all the doors to material and spiritual progress are thrown open, for the conflict in it

between God-worship and the worship of others would be reduced to the minimum.

Although Islam invites every single individual to adopt Tauhid as his creed and to worship Allah alone, braving every danger and hardship, even in the absence of the established order, it cannot be denied that Islam’s ultimate aim and object is to establish this second order. And the same has been the objective of the endeavors of all the Prophets to bring into existence a community of the Muslims who should follow Allah’s religion collectively, free from the domination and influence of unbelief and the unbelievers. No one, unless he is unaware of the Quran and the Sunnah and senseless, can say that the objective of the Prophets’ struggle has been only the faith and obedience of the individual, and that it has never been their aim to enforce and establish Islam in the society and state.

48*اس مثال میں اللہ تعالیٰ نے شرک اور توحید کے فرق اور انسان کی زندگی پر دونوں کے اثرات کو اس طرح کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ اس سے زیادہ مختصر الفاظ میں اتنا بڑا مضمون اتنے مؤثر طریقے سے سمجھا دینا ممکن نہیں ہے۔ یہ بات ہر آدمی تسلیم کرے گا کہ جس شخص کے بہت سے مالک یا آقا ہوں، اور ہر ایک اس کو اپنی اپنی طرف کھینچ رہا ہو، اور وہ مالک بھی ایسے بد مزاج ہوں کہ ہر ایک اُس سے خدمت لیتے ہوئے دوسرے مالک کے حکم پر دوڑنے کی اسے مہلت نہ دیتا ہو، اور ان کے متضاد احکام میں جس کے حکم کی بھی وہ تعمیل سے قاصر رہ جائے وہ اسے ڈانٹنے پھٹکارنے ہی پر اکتفا کرتا ہو بلکہ سزا دینے پر تل جاتا ہو، اس کی زندگی لامحالہ سخت ضیق میں ہوگی۔ اور اس کے برعکس وہ شخص بڑے چین اور آرام سے رہے گا جو بس ایک ہی آقا کا نوکر یا غلام ہو اور کسی دوسرے کی خدمت و رضا جوئی اسے نہ کرنی پڑے۔ یہ ایسی سیدھی سی بات ہے جسے سمجھنے کے لیے کسی بڑے غور و تامل کی حاجت نہیں ہے۔ اس کے بعد کسی شخص کے لیے یہ سمجھنا بھی مشکل نہیں رہتا کہ انسان کے لیے جو امن و اطمینان ایک خدا کی بندگی میں ہے وہ بہت سے خداؤں کی بندگی

میں اسے کبھی میسر نہیں آسکتا۔

اس مقام پر یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ بہت سے کج خلق اور باہم متنازع آقاؤں کی تمثیل پتھر کے بتوں پر راست نہیں آتی بلکہ اُن جیتے جاگتے آقاؤں پر ہی راست آتی ہے جو عملاً آدمی کو متضاد احکام دیتے ہیں اور فی الواقع اس کو اپنی اپنی طرف کھینچتے رہتے ہیں۔ پتھر کے بت کسے حکم دیا کرتے ہیں اور کب کسی کو کھینچ کر اپنی خدمت کے لیے بلاتے ہیں۔ یہ کام تو زندہ آقاؤں ہی کے کرنے کے ہیں۔ ایک آقا آدمی کے اپنے نفس میں بیٹھا ہوا ہے جو طرح طرح کی خواہشات اس کے سامنے پیش کرتا ہے اور اسے مجبور کرتا رہتا ہے کہ وہ انہیں پورا کرے۔ دوسرے بے شمار آقا گھر میں، خاندان میں، برادری میں، قوم اور ملک کے معاشرے میں، مذہبی پیشواؤں میں، حکمرانوں اور قانون سازوں میں، کاروبار اور معیشت کے دائروں میں، اور دنیا کے تمدن پر غلبہ رکھنے والی طاقتوں میں ہر طرف موجود ہیں جن کے متضاد تقاضے اور مختلف مطالبے ہر وقت آدمی کو اپنی اپنی طرف کھینچتے رہتے ہیں اور ان میں سے جس کا تقاضا پورا کرنے میں بھی وہ کوتاہی کرتا ہے وہ اپنے دائرہ کار میں اس کو سزا دیے بغیر نہیں چھوڑتا۔ البتہ ہر ایک کی سزا کے ہتھیار الگ الگ ہیں۔ کوئی دل مسوستا ہے۔ کوئی روٹھ جاتا ہے۔ کوئی مقاطعہ کرتا ہے۔ کوئی دیوالیہ نکالتا ہے، کوئی مذہب کا وار کرتا ہے اور کوئی قانون کی چوٹ لگاتا ہے۔ اس ضیق سے نکلنے کی کوئی صورت انسان کے لیے اس کے سوا نہیں ہے کہ وہ توحید کا مسلک اختیار کر کے صرف ایک خدا کا بندہ بن جائے اور ہر دوسرے کی بندگی کا قلاوہ اپنی گردن سے اتار پھینکے۔

توحید کا مسلک اختیار کرنے کی بھی دو شکلیں ہیں جن کے نتائج الگ الگ ہیں۔

ایک شکل یہ ہے کہ ایک فرد اپنی انفرادی حیثیت میں خدائے واحد کا بندہ بن کر رہنے کا فیصلہ کر لے اور گرد و پیش کا ماحول اس معاملے میں اس کا ساتھی نہ ہو۔ اس صورت میں یہ تو ہو سکتا ہے کہ خارجی کش مکش اور ضیق اس کے لیے پہلے زیادہ بڑھ جائے، لیکن اگر اس نے سچے دل سے یہ مسلک اختیار کیا ہو تو اسے داخلی امن و اطمینان لازماً میسر آجائے گا۔ وہ نفس کی ہر اُس خواہش کو رد کر دے گا جو احکام الٰہی کے خلاف ہو یا جسے پورا کرنے کے ساتھ خدا پرستی کے تقاضے پورے نہ کیے جا سکتے ہوں۔ وہ خاندان، برادری، قوم، حکومت، مذہبی

پیشوائی اور معاشی اقتدار کے بھی ایسے مطالبے کو قبول نہ کرے گا جو خدا کے قانون سے ٹکراتا ہو۔ اس کے نتیجے میں اسے بے حد تکلیفیں پہنچ سکتی ہیں، بلکہ لازماً پہنچیں گی۔ لیکن اس کا دل پوری طرح مطمئن ہو گا کہ جس خدا کا میں بندہ ہوں اس کی بندگی کا تقاضا پورا کر رہا ہوں، اور جن کا بندہ میں نہیں ہوں ان کا مجھ پر کوئی حق نہیں ہے جس کی بنا پر میں اپنے رب کے حکم کے خلاف ان کی بندگی بجا لاؤں۔ یہ دل کا اطمینان اور روح کا امن و سکون دنیا کی کوئی طاقت اس سے نہیں چھین سکتی۔ حتیٰ کہ اگر اسے پھانسی پر بھی چڑھنا پڑ جائے تو وہ ٹھنڈے دل سے چڑھ جائے گا اور اس کو ذرا پچھتاوا نہ ہو گا کہ میں نے کیوں نہ جھوٹے خداؤں کے آگے سر جھکا کر اپنی جان بچالی۔

دوسری شکل یہ ہے کہ پورا معاشرہ اسی توحید کی بنیاد پر قائم ہو جائے اور اس میں اخلاق، تمدن، تہذیب، تعلیم، مذہب، قانون، رسم و رواج، سیاست، معیشت، غرض ہر شعبہ زندگی کے لیے وہ اصول اعتقاداً مان لیے جائیں اور عملاً رائج ہو جائیں جو خداوند عالم نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کے ذریعہ سے دیے ہیں۔ خدا کا دین جس کو گناہ کہتا ہے، قانون اسی کو جرم قرار دے، حکومت کی انتظامی مشین اسی کو مٹانے کی کوشش کرے، تعلیم و تربیت اسی سے بچنے کے لیے ذہن اور کردار تیار کرے، منبر و محراب سے اسی کے خلاف آواز بلند ہو، معاشرہ اسی کو معیوب ٹھیرائے اور معیشت کے ہر کاروبار میں وہ ممنوع ہو جائے۔ اسی طرح خدا کا دین جس چیز کو بھلائی اور نیکی قرار دے، قانون اسکی حمایت کرے، انتظام کی طاقتیں اسے پروان چڑھانے میں لگ جائیں، تعلیم و تربیت کا پورا نظام ذہنوں میں اسکو بٹھانے اور سیرتوں میں اسے رچا دینے کی کوشش کرے، منبر و محراب اسی کی تلقین کریں، معاشرہ اسی کی تعریف کرے اور اپنے عملی رسم و رواج اُس پر قائم کر دے، اور کاروبار معیشت بھی اسی کے مطابق چلے۔ یہ وہ صورت ہے جس میں انسان کو کامل داخلی و خارجی اطمینان میسر آجاتا ہے اور مادی و روحانی ترقی کے تمام دروازے اس کے لیے کھل جاتے ہیں، کیونکہ اس میں بندگیٔ رب اور بندگیٔ غیر کے تقاضوں کا تصادم قریب قریب ختم ہو جاتا ہے۔

اسلام کی دعوت اگرچہ ہر ہر فرد کو یہی ہے کہ خواہ دوسری صورت پیدا ہو یا نہ ہو، بہر حال وہ توحید ہی کو اپنا دین بنا لے اور تمام خطرات و مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے اللہ کی بندگی کرے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا

کہ اسلام کا آخری مقصود یہی دوسری صورت پیدا کرنا ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی کوششوں کا مدعا یہی رہا ہے کہ ایک اُمت مسلمہ وجود میں آئے جو کفر اور کفار کے غلبے سے آزاد ہو کر من حیث الجماعت اللہ کے دین کی پیروی کرے۔ کوئی شخص جب تک قرآن و سنت سے ناواقف ہو اور عقل سے بے بہرہ نہ ہو، یہ نہیں کہہ سکتا کہ انبیاء علیہم السلام کی سعی و جہد کا مقصود صرف انفرادی ایمان و طاعت ہے، اور اجتماعی زندگی میں دین حق کو نافذ قائم کرنا سرے سے اس کا مقصد ہی نہیں رہا ہے۔

*49 Here, in order to understand the real significance of *al-hamdu-lillah* (praise be to Allah), one should visualize this scene. After presenting the above question before the people the speaker observed a pause so that the opponents of Tauhid could give an answer to it if they had any. Then, when they could not give any answer, and from nowhere it was said that both were equal, the speaker said: *Al-hamdu-lillah*: Thank God that you too appreciate the difference between the two situations and none among you can dare say that slavery to many masters is better than slavery to one master, or that both are equal.

*49 یہاں الحمد للہ کی معنویت سمجھنے کے لیے یہ نقشہ ذہن میں لایئے کہ اوپر کا سوال لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے بعد مقرر نے سکوت کیا، تاکہ اگر مخالفین توحید کے پاس اس کا کوئی جواب ہو تو دیں۔ پھر جب ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور کسی طرف سے یہ آواز نہ آئی کہ دونوں برابر ہیں، تو مقرر نے کہا الحمد للہ۔ یعنی خدا کا شکر ہے کہ تم خود بھی اپنے دلوں میں ان دونوں حالتوں کا فرق محسوس کرتے ہو اور تم میں سے کوئی بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں رکھتا کہ ایک آقا کی بندگی سے بہت سے آقاؤں کی بندگی بہتر ہے یا دونوں یکساں ہیں۔

*50 That is, you fully understand and appreciate the difference between slavery to one master and slavery to many masters, but when you are made to understand the difference between God-worship and the worship of many gods, you show lack of understanding.

*50 یعنی ایک آقا کی غلامی اور بہت سے آقاؤں کی غلامی کا فرق تو خوب سمجھ لیتے ہیں مگر ایک خدا کی بندگی اور بہت سے خداؤں کی بندگی کا فرق جب سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے تو نادان بن جاتے ہیں۔

30. Indeed, you will die and indeed, they will die. *51	بیشک تمہیں بھی مرنا ہے اور بیشک ان کو بھی مرنا ہے۔ *51	اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمۡ مَّيِّتُوۡنَ ﴿۳۰﴾

*51 There is a subtle gap between the preceding sentence and this, which can be filled by every intelligent person himself by a little consideration of the context. It contains this theme: You are making every effort to make the people understand a simple thing in a simple way, but they are not only showing stubbornness with regard to what you say and rejecting it but are also bent upon harming you in order to suppress the manifest truth. Well, neither you are immortal nor they. Both you and they have to die one day. then, each of you will experience his own end.

*51 پچھلے فقرے اور اس فقرے کے درمیان ایک لطیف خلا ہے جسے موقع و محل اور سیاق و سباق پر غور کر کے ہر صاحب فہم آدمی خود بھر سکتا ہے۔ اس میں یہ مضمون پوشیدہ ہے کہ اِس اِس طرح تم ایک صاف سیدھی بات سیدھے طریقے سے ان لوگوں کو سمجھا رہے ہو اور یہ لوگ نہ صرف یہ کہ ہٹ دھرمی سے تمہاری بات رد کر رہے ہیں، بلکہ اس کھلی صداقت کو دبانے کے لیے تمہارے درپے آزار ہیں۔ اچھا، ہمیشہ نہ تمہیں رہنا ہے نہ اِنہیں۔ دونوں کو ایک دن مرنا ہے۔ انجام سب کے سامنے آجائے گا۔

31. Then indeed, on the Day of Resurrection, before your Lord you will dispute.	پھر یقیناً قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے تم جھگڑو گے۔	ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۳۱﴾
32. So who is greater wrongdoer than him	پھر کون بڑا ظالم ہے اس سے جس	فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَذَبَ

who uttered a lie against Allah, and denied the truth when it has come to him. Is not in Hell the home for the disbelievers.	نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا حق کو جب وہ اسکے پاس آیا۔ کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانہ کافروں کا۔	عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدۡقِ اِذۡ جَآءَهٗ ؕ اَلَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۳۲﴾
33. And he who has brought the truth and has confirmed it, such are those, the righteous. *52	اور وہ جو لایا ہے سچی بات اور جس نے تصدیق کی اسکی۔ ایسے ہی لوگ متقی ہیں۔ *52	وَالَّذِىۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۳۳﴾

*52 It means this: As to who will receive punishment in the trial before Allah on the day of Resurrection, you should note it well that the punishment inevitably will be inflicted on those wicked people who invented a false creed that there were also other associates with Allah, who had a share in His Being, authority, powers and rights, and worse than that, when the truth was presented before them, they not only paid no heed to it, but, on the contrary, treated the one who presented it as an impostor. As far as the person who came with the truth, and those who affirmed faith in him, are concerned there can obviously be no question of their receiving any punishment from the court of Allah.

*52 مطلب یہ ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی عدالت میں جو مقدمہ ہونا ہے اس میں سزا پانے والے
کون ہوں گے ، یہ بات تم آج ہی سن لو۔ سزا لازماً انہی ظالموں کو ملنی ہے جنہوں نے یہ جھوٹے عقیدے
گھڑے کہ اللہ کے ساتھ اس کی ذات، صفات، اختیارات اور حقوق میں کچھ دوسری ہستیاں بھی شریک ہیں،
اور اس سے بھی زیادہ بڑھ کر ان کا ظلم یہ ہے کہ جب ان کے سامنے سچائی پیش کی گئی تو انہوں نے اسے مان

کر نہ دیا بلکہ اُلٹا اُسی کو جھوٹا قرار دیا جس نے سچائی پیش کی۔ رہا وہ شخص جو سچائی لایا اور وہ لوگ جنھوں نے اس کی تصدیق کی، تو ظاہر ہے کہ اللہ کی عدالت سے ان کے سزا پانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لَهُم مَّا يَشَآءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَآءُ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾	انکے لئے ہے جو وہ چاہیں گے انکے رب کے پاس *53۔ یہی ہے بدلہ نیکوکاروں کا۔	34. They will have whatever they desire with their Lord. *53 That is the reward of those who do good.

***53 One should note that the words used here are *inda-rabbi-him* (with their Lord) and not *fil-jannah* (in Paradise), and obviously man reaches in the presence of his Lord just after death. Therefore, the intention of the verse seems to be: Not only after entering Paradise but right from the time of death till his entry into Paradise Allah will treat the righteous believer in the same kind manner. The believer will certainly desire to be saved from the torment of *barzakh*, from the severities of the Day of Resurrection and Judgment, from the humiliation of the Plain of Gathering and from the punishment of his errors and shortcomings, and Allah Almighty will fulfill all his desires.**

*53 یہ بات ملحوظ رہے کہ یہاں فی الجنتہ (جنت میں) نہیں بلکہ عِندَ رَبِّهِمْ (ان کے رب کے ہاں) کے الفاظ ارشاد ہوئے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اپنے رب کے ہاں تو بندہ مرنے کے بعد ہی پہنچ جاتا ہے۔ اس لیے آیت کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں پہنچ کر ہی نہیں بلکہ مرنے کے وقت سے دخول جنت تک زمانے میں بھی مومن صالح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہی رہے گا۔ وہ عذاب برزخ سے، روز قیامت کی سختیوں سے، حساب کی سخت گیری سے، میدان حشر کی رسوائی سے، اپنی کوتاہیوں اور قصوروں پر مواخذہ سے لازماً بچنا چاہے گا اور اللہ جل شانہ اس کی یہ ساری خواہشات پوری فرمائے گا۔

35. That may remove Allah from them the evil of what they did, and reward them their due for the best of what they used to do. *54	تاکہ دور کر دے اللہ ان سے برائیاں جو انہوں نے کیں اور بدلہ میں دے انکو انکا اجر عمدہ کاموں کا جو وہ کرتے تھے ۔ *54	لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

*54 The people who believed in the Prophet (peace be upon him) had happened to commit most heinous sins, both ideological and moral, in the days of ignorance, and after affirmation of the faith the good that they did was not only that they gave up the falsehood they had been professing and accepted the truth that the Prophet (peace be upon him) had presented, but in addition, they had performed the best righteous acts in morality, devotion and in their dealings with others. Allah says: The worst deeds that they had committed in the days of ignorance will be wiped off from their account, and they will be rewarded for the best of their deeds found in their conduct book.

*54نبی صلی اللہ علیہ و سلم پر جو لوگ ایمان لائے تھے ، زمانہ جاہلیت میں ان سے اعتقادی اور اخلاقی دونوں ہی طرح کے بدترین گناہ سرزد ہو چکے تھے ۔ اور ایمان لانے کے بعد انہوں نے صرف یہی ایک نیکی نہ کی تھی کہ اُس جھوٹ کو چھوڑ دیا جسے وہ پہلے مان رہے تھے اور وہ سچائی قبول کر لی جسے حضورصلعم نے پیش فرمایا تھا، بلکہ مزید براں انہوں نے اخلاق، عبادات اور معاملات میں بہترین اعمال صالحہ انجام دیے تھے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے وہ بدترین اعمال جو جاہلیت میں ان سے سرزد ہوئے تھے ان کے حساب سے محو کر دیے جائیں گے ، اور انکو انعام ان اعمال کے لحاظ سے دیا جائے گا جو ان کے نامہ اعمال میں سب سے بہتر ہونگے ۔

36. Is not Allah sufficient for His	کیا نہیں ہے اللہ کافی اپنے بندے	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ

slave And they frighten you with those other than Him. *55 And whom sends astray Allah, then there is none for him any guide.	کے لئے۔ اور یہ ڈراتے ہیں تمکو ان لوگوں سے جو اسکے سوا ہیں *55 ۔ اور جسکو گمراہ کردے اللہ تو نہیں اسکے لئے کوئی ہدایت دینے والا ۔	يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ ﴿۳۶﴾

*55 The disbelievers of Makkah used to say to the Prophet (peace be upon him): You behave insolently in respect of our deities and utter rude words against them. You do not know how powerful they are and what miraculous powers they possess. Anybody who dishonored them was ruined. If you also do not desist from what you say against them, you too will be annihilated.

*55 کفار مکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ تم ہمارے معبودوں کی شان میں گستاخیاں کرتے ہو اور ان کے خلاف زبان کھولتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہ کیسی زبردست باکرامت ہستیاں ہیں۔ ان کی توہین تو جس نے بھی کی وہ برباد ہوگیا۔ تم بھی اگر اپنی باتوں سے باز نہ آئے تو یہ تمہارا تختہ الٹ دیں گے۔

37. And whomever guides Allah, so there is none for him any misleader. Is not Allah All Mighty, the Owner of Retribution. *56	اور جسکو ہدایت دے اللہ تو نہیں اسکو کوئی گمراہ کرنے والا ۔ کیا نہیں ہے اللہ طاقت والا بدلہ لینے والا *56 ۔	وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

*56 That is, this also is a result of their lack of guidance that the foolish people esteem highly the power and honor of their deities but they never think that Allah also is All-Mighty and they can also be punished for insulting Him by

the shirk they are committing against Him.

*56 یعنی یہ بھی ہدایت سے ان کی محرومی ہی کا کرشمہ ہے کہ ان احمقوں کو اپنے ان معبودوں کی طاقت و عزّت کا تو بڑا خیال ہے۔ مگر انہیں اس بات کا خیال کبھی نہیں آتا کہ اللہ بھی کوئی زبردست ہستی ہے اور شرک کرکے اُس کی جو توہین یہ کر رہے ہیں اُس کی بھی کوئی سزا انہیں مل سکتی ہے۔

وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ‌ ؕ قُلۡ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلۡ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوۡ اَرَادَنِىۡ بِرَحۡمَةٍ هَلۡ هُنَّ مُمۡسِكٰتُ رَحۡمَتِهٖ‌ ؕ قُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ‌ ؕ عَلَيۡهِ يَتَوَكَّلُ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۳۸﴾

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ کہو کہ بھلا دیکھو تو جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے اگر ارادہ کرے میرے لئے اللہ کسی تکلیف کا تو کیا وہ دور کر سکتے ہیں اسکی دی ہوئی تکلیف کو۔ یا وہ ارادہ کرے میرے لئے رحمت کا تو کیا وہ روک سکتے ہیں اسکی رحمت کو۔ کہدو کہ کافی ہے مجھے اللہ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ رکھنے والے۔ *57

38. And if you ask them: Who created the heavens and the earth. Surely, they will say: Allah. Say: Then have you seen what you call upon other than Allah, if intended for me Allah some harm, could they remove His harm, or if He intended for me some mercy, could they restrain His mercy. Say: Sufficient for me is Allah. In Him trust those who put their trust. *57

*57 Ibn Abi Hatim has related from Ibn Abbas that the Prophet (peace be upon him) said: The person who desires that he should become most powerful among men should repose his trust in Allah. And the person who desires that he should become the wealthiest among men should have

more trust in that which is with Allah than that which is in his own hand. And the person who desires that he should become most honorable among men should fear Allah All-Mighty.

57*ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من احب ان یکون اقوی الناس فلیتوکل علی اللہ، ومن احب ان یکون اغنی الناس فلیکن بما فی ید اللہ عزوجل اوثق منہ بما فی یدیہ، ومن احب ان یکون اکرم الناس فلیتق اللہ عزوجلّ۔ ”جو شخص چاہتا ہو کہ سب انسانوں سے زیادہ طاقت ور ہو جائے اسے چاہیے کہ اللہ پر توکل کرے۔ اور جو شخص چاہتا ہو کہ سب سے بڑھ کر غنی ہو جائے اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس پر زیادہ بھروسہ رکھے بہ نسبت اُس چیز کے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے، اور جو شخص چاہتا ہو کہ سب سے زیادہ عزّت والا ہو جائے اسے چاہیے کہ اللہ عزّوجل سے ڈرے۔“

39. Say:O my people, work according to your position. *58 Indeed, I too am working. So soon you will come to know.	کہدو کہ اے میری قوم تم عمل کئے جاؤ اپنی جگہ پر *58 یقیناً میں بھی کئے جاتا ہوں اپنا عمل ۔ تو عنقریب تمکو معلوم ہو جائے گا۔	قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ عَامِلٌ‌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ‏ ﴿۳۹﴾

*58 That is, you may go on doing what you can in order to harm me and do not give me any respite.

58*یعنی مجھے زک دینے کے لیے جو کچھ تم کر رہے ہو وہ کیے جاؤ، اپنی کرنی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھو۔

40. To whom will come a punishment that will disgrace him, and will descend on whom a punishment enduring.	کس پر آتا ہے عذاب جو اسے رسوا کرے گا۔ اور واقع ہوتا ہے کس پر عذاب ہمیشہ رہنے والا۔	مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَيَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ‏ ﴿۴۰﴾

41. Indeed, We sent down to you the Book for mankind in truth. Then whoever is guided, it is for his soul. And whoever goes astray, so only he goes astray for his detriment. And you are not over them a disposer of affairs. *59	بیشک ہم نے نازل کی ہے تم پر یہ کتاب انسانوں کے لئے حق کے ساتھ تو جس نے ہدایت پائی تو اپنی ذات کے لئے ۔اور جو گمراہ ہوتا ہے تو بس وہ گمراہ ہوتا ہے اپنے لئے۔ اور نہیں ہو تم انکے اوپر ذمہ دار۔ *59	اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالۡحَـقِّ‌ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَلِنَفۡسِهٖ‌ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۴۱﴾

*59 That is, it is not for you to bring them to the right path. Your only duty is to present the right path before them. If they prefer to remain astray after that, you are not responsible for it.

*59 یعنی تمہارے سپرد انہیں راہِ راست پر لے آنا نہیں ہے۔ تمہارا کام صرف یہ ہے کہ ان کے سامنے راہِ راست پیش کر دو۔ اس کے بعد اگر یہ گمراہ رہیں تو تم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

42. Allah takes away the souls at the time of their death. And those who are not dead during their sleep. *60 Then He keeps those for which He has decreed death, and sends the others for a term appointed. Indeed, in that are	اللہ قبض کر لیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جو نہیں مرے انکی نیند میں *60 ۔ پھر روک رکھتا ہے انکو فیصلہ ہو چکا ہے جن پر موت کا اور بھیج دیتا ہے دوسروں کو ایک وقت مقرر کے لئے ۔ بیشک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں	اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الۡاَنۡفُسَ حِيۡنَ مَوۡتِهَا وَالَّتِىۡ لَمۡ تَمُتۡ فِىۡ مَنَامِهَا‌ ۚ فَيُمۡسِكُ الَّتِىۡ قَضٰى عَلَيۡهَا الۡمَوۡتَ وَيُرۡسِلُ الۡاُخۡرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ

sure signs for a people who reflect. *61	ان لوگوں کے لئے جو غورو فکر کرتے ہیں۔ *61	يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾

*60 Taking the souls during sleep, implies the suspension of the powers of feeling and consciousness, understanding and will.

*60نیند کی حالت میں روح قبض کرنے سے مراد احساس و شعور، فہم و ادراک اور اختیار و ارادہ کی قوتوں کو معطل کر دینا ہے یہ ایک ایسی حالت ہے جس پر اردو زبان کی یہ کہاوت فی الواقع راست آتی ہے کہ سویا اور مرا برابر۔

*61 By this Allah wants every man to realize how life and death are entirely in His own hand. No one has the guarantee that he will certainly get up alive in the morning when he goes to sleep at night. No one knows what disaster could befall him within a moment, and whether the next moment would be a moment of life for him or of death. At any time, while asleep or awake, in the house or outside it, some unforeseen calamity, from inside his body or from outside, can suddenly cause his death. Thus, man who is so helpless in the hands of God, would be foolish if he turned away from the same God or became heedless of Him.

*61اس ارشاد سے اللہ تعالیٰ ہر انسان کو یہ احساس دلانا چاہتا ہے کہ موت اور زیست کس طرح اُس کے دستِ قدرت میں ہیں۔ کوئی شخص بھی یہ ضمانت نہیں رکھتا کہ رات کو جب وہ سوئے گا تو صبح لازماً زندہ ہی اُٹھے گا۔ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ ایک گھڑی بھر میں اُس پر کیا آفت آسکتی ہے اور دوسرا لمحہ اس پر زندگی کا لمحہ ہوتا ہے یا موت کا۔ ہر وقت سوتے میں یا جاگتے میں، گھر بیٹھے یا کہیں چلتے پھرتے آدمی کے جسم کی کوئی اندرونی خرابی، یا باہر سے کوئی نامعلوم آفت یکایک وہ شکل اختیار کر سکتی ہے جو اس کے لیے پیام موت ثابت ہو۔ اس طرح جو انسان خدا کے ہاتھ میں بے بس ہے وہ کیسا سخت نادان ہے اگر اُسی خدا سے غافل یا منحرف ہو۔

43. Or have they taken others than Allah as intercessors. *62 Say: Even though they do not have power over anything, and have no understanding.	کیا بنا لئے ہیں انہوں نے سوائے اللہ کے اور سفارشی *62۔ کہو کہ خواہ وہ نہ اختیار رکھتے ہوں کسی چیز کا اور نہ ہی کچھ سمجھتے ہوں۔	اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ شُفَعَآءَ ؕ قُلۡ اَوَلَوۡ کَانُوۡا لَا یَمۡلِکُوۡنَ شَیۡئًا وَّ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۳﴾

*62 That is, in the first place, these people have foolishly presumed that there are some beings who wield great influence with Allah, and whose intercession is never turned down, whereas there is no proof of their being intercessors at all, nor has Allah ever said that they hold such a position with Him, nor did these beings themselves ever claim that they would use their influence with Allah and help them out in every case. Another folly of these people is that they have ignored the real Master and have believed the imaginary beings to be all powerful who deserve to receive all their devotion and dedication.

*62 یعنی ایک تو ان لوگوں نے اپنے طور پر خود ہی یہ فرض کرلیا کہ کچھ ہستیاں اللہ کے ہاں بڑی زور آور ہیں جن کی سفارش کسی طرح ٹل نہیں سکتی، حالانکہ ان کے سفارشی ہونے پر نہ کوئی دلیل، نہ اللہ تعالیٰ نے کبھی یہ فرمایا کہ ان کو میرے ہاں یہ مرتبہ حاصل ہے، اور نہ اُن ہستیوں نے کبھی یہ دعویٰ کیا کہ ہم اپنے زور سے تمہارے سارے کام بنوا دیا کریں گے۔ اس پر مزید حماقت ان لوگوں کی یہ ہے کہ اصل مالک کو چھوڑ کر ان فرضی سفارشیوں ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں اور ان کی ساری نیاز مندیاں اُنہی کے لیے وقف ہیں۔

44. Say: To Allah belongs intercession entirely. *63 His is the sovereignty of	کہو اللہ کے لئے ہے سفارش ساری کی ساری۔ *63 اسی کے لئے	قُلۡ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیۡعًا ؕ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ

ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۴۴﴾	بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی پھر اسی کیطرف تم لوٹائے جاؤ گے	the heavens and the earth. Then to Him you will be returned.

*63 That is, not to speak of getting his intercession granted, no one has the power to stand before Allah as an intercessor. The right to grant or not to grant anyone the permission to intercede with Him exclusively rests with Allah. Then He may allow intercession for whomever He may please and forbid for whomever He may please. (For understanding the difference between the Islamic concept of intercession and the polytheistic concept, see Surah Al-Baqarah, Ayat 255; Surah Al-Anaam, Ayat 51; Surah Younus, Ayats 3, 18; Surah Hud, Ayat 105; Surah Ar-Raad, Ayat 11; Surah An-Naml, Ayats 73, 84; Surah TaHa, Ayats 109-110; Surah Al-Anbiya, Ayat 23; Surah Al-Hijr, Ayat 76, and the E.Ns thereof and E.N. 40 of Saba.

*63یعنی کسی کا یہ زور نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود سفارشی بن کر اُٹھ ہی سکے، کجاکہ اپنی سفارش منوالینے کی طاقت بھی اُس میں ہو۔ یہ بات تو بالکل اللہ کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے سفارش کی اجازت دے اور جسے چاہے نہ دے۔ اور جس کے حق میں چاہے کسی کو سفارش کرنے دے اور جس کے حق میں چاہے نہ کرنے دے۔ (شفاعت کے اسلامی عقیدے اور مشرکانہ عقیدے کا فرق سمجھنے کے لیے حسب ذیل مقامات ملاحظہ ہوں : تفہیم القرآن جلد اوّل، البقرۃ حاشیہ281،الانعام حاشیہ32۔ جلد دوم۔ یونس حواشی 5،24،ہود حواشی 106،84،الرعد حاشیہ 19،النحل حواشی،79،65،64۔ جلد سوم، طٰہٰ حواشی 86،85،الانبیاء حاشیہ 27،الحج حاشیہ 125۔ جلد چہارم، السبا، حاشیہ 40)۔

وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحۡدَهُ اشۡمَاَزَّتۡ قُلُوۡبُ الَّذِيۡنَ لَا	اور جب ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا جو واحد ہے کڑھنے لگتے ہیں دل ان	45. And when is mentioned Allah the One, are filled with disgust the hearts of

those who do not believe in the Hereafter. And when are mentioned those other than Him, at once, they rejoice. *64	لوگوں کے جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر اور جب ذکر کیا جاتا ہے ان لوگوں کا جو اس کے سوا ہیں تو فوراً وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ *64	يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾

*64 This evil is common to almost all polytheistic people of the world, and even some unfortunate Muslims also suffer from it, They profess with the tongue that they believe in Allah, but when One Allah alone is mentioned before them, their faces arc distorted, and they say: This man certainly does not believe in the saints and holy men, that is why he talks of Allah and Allah alone. And if others besides Allah are mentioned, they are delighted, and their faces brighten up with joy. Their this attitude shows as to who is the actual object of their love and esteem. Allama Alusi, in his commentary Ruh al-Maani, has related his own experience here. He says: One day I saw that a man was invoking the help of a dead saint in his affliction. I said: O bondsman of Allah, invoke Allah, for He Himself says: If My servants ask you, O Prophet, concerning Me, tell them I am quite near to them. I hear and answer the prayer of the supplicant when he calls to Me, (Surah Al-Baqarah, Ayat 186), Hearing this, the man became angry. The people told me afterwards that he said: This man is a denier of the saints. And some others heard him also say: The saints answer the prayers more promptly than does Allah.

*64 یہ بات قریب قریب ساری دنیا کے مشرکانہ ذوق رکھنے والے لوگوں میں مشترک ہے، حتیٰ کہ مسلمانوں

میں بھی جن بد قسمتوں کو یہ بیماری لگ گئی ہے وہ بھی اس عیب سے خالی نہیں ہیں۔ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ اکیلے اللہ کا ذکر کیجیے تو ان کے چہرے بگڑنے لگتے ہیں۔ کہتے ہیں، ضرور یہ شخص بزرگوں اور اولیاء کو نہیں مانتا، جبھی تو بس اللہ ہی اللہ کی باتیں کیے جاتا ہے۔ اور اگر دوسروں کا ذکر کیا جائے تو ان کے دلوں کی کلی کھل جاتی ہے اور بشاشت سے ان کے چہرے دمکنے لگتے ہیں۔ اس طرز عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اصل میں دلچسپی اور محبت کس سے ہے۔ علامّہ آلوسی نے روح المعانی میں اس مقام پر خود اپنا ایک تجربہ بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی کسی مصیبت میں ایک وفات یافتہ بزرگ کو مدد کے لیے پکار رہا ہے۔ میں نے کہا اللہ کے بندے، اللہ کو پکار، وہ خود فرماتا ہے کہ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ۔ میری یہ بات سن کر اسے سخت غصہ آیا اور بعد میں لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہ کہتا تھا کہ یہ شخص اولیاء کا منکر ہے۔ اور بعض لوگوں نے اسے یہ کہتے بھی سنا کہ اللہ کی نسبت ولی جلدی سن لیتے ہیں۔

46. Say: O Allah, Creator of the heavens and the earth, Knower of the unseen and the witnessed, You will judge between Your slaves about that wherein they used to differ.	کہو اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے۔ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے۔ تو ہی فیصلہ کرے گا اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا کرتے رہے وہ جن میں اختلاف۔	قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾
47. And if that they had, those who did wrong, what is in the earth all together and the like of it	اور اگر یہ کہ ہو ان کے پاس جنہوں نے ظلم کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اور اتنا ہی اور اس	وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ

with it, they would offer it to ransom thereby from the worst of the punishment on the Day of Resurrection. And there will become apparent to them from Allah what they had not been reckoning.	کے ساتھ تو دے ڈالیں فدیہ میں اسکو برے عذاب کے قیامت کے روز۔ اور ظاہر ہو جائے گا ان پر اللہ کی طرف سے وہ جس کا نہ وہ اندازہ بھی کرتے تھے۔	الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾
48. And there will become apparent to them the evils of that which they earned, and will encircle them that which they used to ridicule.	اور ظاہر ہو جائیں گی ان پر برائیاں اسکی جو انہوں نے کمائی کی۔ اور آ گھیرے گا انکو وہ جسکا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔	وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾
49. Then *65 when touches man an affliction, he calls upon Us, then when We bestow on him a favor from Us. He says: In fact, this is given to me because of my knowledge *66. Nay, but it is a trial, but most of them do not know. *67	پھر *65 جب پہنچتی ہے انسان کو تکلیف تو پکارتا ہے ہمیں۔ پھر جب ہم بخشتے ہیں اسکو نعمت اپنے پاس سے تو کہتا ہے دراصل دی گئی یہ مجھے میرے علم کے سبب *66۔ نہیں بلکہ یہ آزمائش ہے مگر انمیں سے اکثر نہیں جانتے۔ *67	فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾

***65 "The man": the one who has aversion to Allah and whose face is distorted on hearing Allah alone being mentioned.**

***65 یعنی جسے اللہ کے نام سے چڑ ہے اور اکیلے اللہ کا ذکر سن کر جس کا چہرہ بگڑنے لگتا ہے۔**

***66 This sentence can have two meanings:**

(1) That Allah knows that I am worthy of this blessing. That is why He has given me All this, otherwise He would not have blessed me if I had been an evil and wicked person in His sight.

(2) That I have attained to this by virtue of my ability.

***66 اس فقرے کے دو مطلب ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ جانتا ہے کہ میں اس نعمت کا اہل ہوں، اسی لیے اس نے مجھے یہ کچھ دیا ہے، ورنہ اگر اس کے نزدیک میں ایک برا اور بدعقیدہ اور غلط کار آدمی ہوتا تو مجھے یہ نعمتیں کیوں دیتا۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ تو مجھے میری قابلیت کی بنا پر ملا ہے۔**

***67 People ignorantly think that whoever is being blessed by Allah in some way is being so blessed necessarily on account of his worth and ability and that the same is a sign or proof of his being a favorite in His sight. Whereas the fact is that whoever is being given something here, is being given it for the sake of a trial by Allah. This is a means of the test, and not any reward for ability, otherwise many able and worthy people would not be living in poverty and many unworthy people would not be rolling in prosperity. Likewise, these worldly blessings are not a sign of one's being a favorite with Allah either. Everyone can see that many good people whose goodness is unquestionable are living in hardships in the world, and many wicked people whose evil-doing is well known are enjoying the pleasures of life. Now, can a sensible man take the affliction of the one**

and the life of ease and comfort of the other as an argument to say that Allah hates the good man and prefers the bad man.

*67 لوگ اپنی جہالت و نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جسے کوئی نعمت مل رہی ہے وہ لازماً اس کی اہلیت و قابلیت کی بنا پر مل رہی ہے، اور اس نعمت کا ملنا اس کے مقبول بارگاہ الٰہی ہونے کی علامت یا دلیل ہے۔ حالانکہ یہاں جسکو جو کچھ بھی دیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کے طور پر دیا جا رہا ہے۔ یہ امتحان کا سامان ہے نہ کہ قابلیت کا انعام، ورنہ آخر کیا وجہ ہے کہ بہت سے قابل آدمی خستہ حال ہیں اور بہت سے ناقابل آدمی نعمتوں میں کھیل رہے ہیں۔ اسی طرح یہ دنیوی نعمتیں مقبول بارگاہ ہونے کی علامت بھی نہیں ہیں۔ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ دنیا میں بکثرت ایسے نیک آدمی مصائب میں مبتلا ہیں جن کے نیک ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور بہت سے برے آدمی، جن کی قبیح حرکات سے ایک دنیا واقف ہے، عیش کر رہے ہیں۔ اب کیا کوئی صاحب عقل آدمی ایک کی مصیبت اور دوسرے کے عیش کو اس بات کی دلیل بنا سکتا ہے کہ نیک انسان کو اللہ پسند نہیں کرتا اور بدانسان کو وہ پسند کرتا ہے؟

50. Certainly, said the same those before them. So it did not avail them whatever they had earned. *68	یقیناً کہا تھا یہی اُن لوگوں نے جو اِن سے پہلے تھے تو نہ کام آیا انکے جو کچھ وہ کمایا کرتے تھے۔ *68	قَدۡ قَالَهَا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝٥٠

*68 That is, when they were seized for evil-doing, the ability of which they were so proud, did not avail them anything, and this also became known that they were not Allah's favorites. Evidently, if their earning had been due to their capability and their being favorites with Allah, they would not have been seized for evil-doing at all.

*68 مطلب یہ ہے کہ جب ان کی شامت آئی تو وہ قابلیت بھی دھری رہ گئی جس کا انہیں دعویٰ تھا، اور یہ

بات بھی کھل گئی کہ وہ اللہ کے مقبول بندے نہ تھے۔ ظاہر ہے کہ اگر ان کی یہ کمائی مقبولیت اور صلاحیت کی بنا پر ہوتی تو شامت کیسے آجاتی۔

51. Then struck them the evils of what they had earned. And those who did wrong among these, will soon be afflicted by the evils of what they earned. And they will not be able to frustrate (Allah).	پس آپڑیں اُنپر برائیاں اسکی جو اُنہوں نے کمایا تھا۔ اور وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا اِنمیں سے اِن پر جلد آپڑینگی برائیاں اسکی جو اِنھوں نے کمایا۔ اور نہیں یہ عاجز کرسکتے (اللہ کو)۔	فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾
52. Do they not know that Allah extends the provision for whom He wills, and straitens (for whom He wills). *69 Indeed, in that are signs for the people who believe.	کیا نہیں یہ جانتے کہ اللہ فراخ کر دیتا ہے رزق جسکے لئے وہ چاہتا ہے اور تنگ کردیتا ہے (جسکے لئے چاہتا ہے)۔ *69 یقیناً اسمیں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔	اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾

*69 That is, the abundance or restriction of the provisions is based on another law of Allah, which has some other wisdom. The distribution of the provisions does not at all depend on man's worthiness and ability, or on his being a favorite of Allah, or for being under His wrath. (For details, see Surah At-Taubah, Ayats 55, 69, 85; Surah Younus, Ayat 17; Surah Hud, Ayats 3, 27; Surah Ar-Raad, Ayat 26; Surah Al-Kahf, Ayats 34-36; Surah TaHa, Ayats 131-132;

Surah Al-Anbiya, Ayat 105; Surah Al-Mumin: Introduction and Ayats 55-56; Surah Ash-Shuara, Ayat 111; Surah Al-Qasas, Ayats 78, 89 and the E N. thereof. and E.Ns 54 to 60 of Surah Saba).

*69 یعنی رزق کی تنگی وکشادگی اللہ کے ایک دوسرے ہی قانون پر مبنی ہے جس کے مصالح کچھ اور ہیں۔ اس تقسیم رزق کا مدار آدمی کی اہلیت وقابلیت، یا اس کے محبوب و مغضوب ہونے پر ہرگز نہیں ہے۔ (اس مضمون کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد دوم، التوبۃ حاشیہ 54،75،89، یونس حاشیہ 23، ہود حاشیہ 3،33، الرعد حاشیہ 42۔ جلد سوم، الکھف حاشیہ 37، مریم حاشیہ 45، طٰہٰ حواشی 113،114، الانبیاء حاشیہ 99، المؤمنون دیباچہ حاشیہ 1،49،50، الشعراء حاشیہ 81،84، القصص حواشی 97،98،101۔ جلد چہارم، حواشی سورہ سبا 54 تا 60۔

قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵۳﴾

کہدو اے میرے بندوں *70 جنھوں نے زیادتی کی اپنی جانوں پر مایوس نہ ہو اللہ کی رحمت سے۔ بیشک اللہ بخش دیتا ہے سارے گناہ۔ یقیناً وہی ہے بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا۔ *71

53. Say: O My slaves*70 who have transgressed against themselves, do not despair of the mercy of Allah. Indeed, Allah forgives all sins. Indeed, He is Oft Forgiving, Most Merciful. *71

*70 Some commentators have given a strange interpretation to these words. They say that Allah Himself has commanded the Prophet (peace be upon him) to address the people as “My servants” therefore, all men are the servants of the Prophet (peace be upon him). This interpretation is no interpretation at all but a worst distortion of the meaning of the Quran and indeed tampering with the Word

of Allah. If this interpretation were correct, it would falsify and negate the whole Quran.

For the Quran, from the beginning to the end, establishes the concept that men are the servants of Allah alone, and its whole message revolves around the point that they should serve none but One Allah alone. The Prophet (peace be upon him) himself was Allah's servant. Allah had sent him not as *rabb* (sustainer, providence) but as a Messenger so that he should himself serve Him and teach the other people also to serve Him alone. After all, how can a sensible person believe that the Prophet (peace be upon him) might have one day stood up before the disbelieving Quraish of Makkah and made the sudden proclamation: You are in fact the slaves of Muhammad and not of al-Uzzah and ash-Shams. (We seek Allah's refuge from this).

*70 بعض لوگوں نے ان الفاظ کی یہ عجیب تاویل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود "اے میرے بندو" کہہ کر لوگوں سے خطاب کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا سب انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے ہیں۔ یہ درحقیقت ایک ایسی تاویل ہے جسے تاویل نہیں بلکہ قرآن کی بدترین معنوی تحریف اور اللہ کے کلام کے ساتھ کھیل کہنا چاہیے۔ جاہل عقیدت مندوں کا کوئی گروہ تو اس نکتے کو سن کر جھوم اُٹھے گا، لیکن یہ تاویل اگر صحیح ہو تو پھر پورا قرآن غلط ہوا جاتا ہے، کیونکہ قرآن تو از اوّل تا آخر انسانوں کو صرف اللہ تعالیٰ کا بندہ قرار دیتا ہے، اور اسکی ساری دعوت ہی یہ ہے کہ تم ایک اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود بندے تھے۔ ان کو اللہ نے رب نہیں بلکہ رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اور اس لیے بھیجا تھا کہ خود بھی اُسی کی بندگی کریں اور لوگوں کو بھی اسی کی بندگی سکھائیں۔ آخر کسی صاحب عقل آدمی کے دماغ میں یہ بات کیسے سما سکتی ہے کہ مکہ معظمہ میں کفار قریش کے درمیان کھڑے ہو کر ایک روز محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یکایک یہ اعلان کر دیا ہو گا کہ تم عبدالعزّیٰ اور عبد شمس کے بجائے دراصل عبدِ محمد ہو، اعاذنا اللہ من ذالک۔

***71 The address here is to all mankind. There is no weighty argument to regard only the believers as the addressees. As has been observed by Allama Ibn Kathir, to address such a thing to the common men does not mean that Allah forgives all sins without repentance, but Allah Himself has explained in the following verses that sins are forgiven only when the sinner turns to Allah's worship and service and adopts obedience to the message sent down by Him. As a matter of fact, this verse brought a message of hope for those people who had committed mortal sins like murder, adultery, theft, robbery, etc. in the days of ignorance, and had despaired whether they would ever be forgiven. To them it has been said: Do not despair of Allah's mercy; whatever you might have done in the past, if you sincerely turn to your Lord's obedience, you will be forgiven every sin. The same interpretation of this verse has been given by Ibn Abbas, Qatadah, Mujahid and Ibn Zaid. (Ibn Jarir, Bukhari, Muslim, Abu Daud, Tirmidhi). For further explanation, see Surah Al-Furqan, Ayats 70-71 and the E.Ns thereof.**

*71 یہ خطاب تمام انسانوں سے ہے، صرف اہل ایمان کو مخاطب قرار دینے کے لیے کوئی وزنی دلیل نہیں ہے۔ اور جیساکہ علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے، عام انسانوں کو مخاطب کر کے یہ ارشاد فرمانے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ بغیر توبہ و انابت کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، بلکہ بعد والی آیات میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی وضاحت فرما دی ہے کہ گناہوں کی معافی کی صورت بندگی و اطاعت کی طرف پلٹ آنا اور اللہ کے نازل کیے ہوئے پیغام کی پیروی اختیار کر لینا ہے۔ دراصل یہ آیت ان لوگوں کے لیے پیغام اُمید لے کر آئی تھی جو جاہلیت میں قتل، زنا، چوری، ڈاکے اور ایسے ہی سخت گناہوں میں غرق رہ چکے تھے، اور اس بات سے مایوس تھے کہ یہ قصور کبھی معاف ہو سکیں گے۔ اُن سے فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، جو کچھ

بھی تم کر چکے ہو اس کے بعد اب اگر اپنے رب کی اطاعت کی طرف پلٹ آؤ تو سب کچھ معاف ہو جائے گا۔
اس آیت کی تاویل ابن عباس، قتادہ، مجاہد اور ابن زیدؒ نے بیان کی ہے (ابن جریر، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی
)۔ مزید تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد سوم، فرقان حاشیہ 84۔

وَ اَنِيۡبُوۡۤا اِلٰى رَبِّكُمۡ وَ اَسۡلِمُوۡا لَهٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۵۴﴾	اور رجوع کرو اپنے رب کی طرف اور فرمانبردار ہو جاؤ اسکے اس سے پہلے کہ آ واقع ہو تم پر عذاب ۔ پھر تمکو مدد نہیں ملے گی۔	54. And return to your Lord, and submit to Him, before that there comes upon you the punishment, then you will not be helped.
وَ اتَّبِعُوۡۤا اَحۡسَنَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ بَغۡتَةً وَّ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۙ﴿۵۵﴾	اور پیروی اختیار کرو سب سے بہتر *72 (کتاب کی) جو نازل کی گئی ہے تمہاری طرف تمہارے رب کیطرف سے اس سے پہلے کہ آ جائے تم پر عذاب اچانک اور تمکو خبر بھی نہ ہو ۔	55. And follow the best *72 of (the Book) which is sent down to you from your Lord, before that there comes upon you the punishment suddenly, while you do not perceive.

*72 "To follow the best aspect of the Book of Allah" means that one should carry out the commands Allah has given and refrain from what He has forbidden, and learn lessons from what He has brought out in the parables and narratives. As against this, the one who turns away from Allah's commands, indulges in the forbidden things, and does not heed His admonitions, follows the worst aspect of the Book of Allah, i.e. that aspect which the divine Book has

declared as the most evil.

72*کتاب اللہ کے بہترین پہلو کی پیروی کرنے کا مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کا حکم دیا ہے آدمی ان کی تعمیل کرے، جن کاموں سے اس نے منع کیا ہے ان سے بچے ، اور امثال اور قصوں میں جو کچھ اس نے ارشاد فرمایا ہے اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرے۔ بخلاف اس کے جو شخص حکم سے منہ موڑتا ہے ، منہیات کا ارتکاب کرتا ہے اور اللہ کے وعظ و نصیحت سے کوئی اثر نہیں لیتا وہ کتاب اللہ کے بدترین پہلو کو اختیار کرتا ہے ، یعنی وہ پہلو اختیار کرتا ہے جسے کتاب اللہ بدترین قرار دیتی ہے۔

56. Lest should say a soul: Oh regret, over what I neglected in regard to Allah, and that I was indeed among those who mocked.	ایسا نہ ہو کہ کہنے لگے کوئی شخص ہائے افسوس ہے اس پر جو کوتاہی میں نے کی اللہ کی جناب میں اور یہ کہ میں تھا یقیناً مذاق اڑانے والوں میں۔	أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَحَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ﴿٥٦﴾
57. Or should say: If that Allah had guided me, I would have been among the righteous.	یا کہنے لگے اگر یہ کہ اللہ مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی ہو جاتا متقیوں میں۔	أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَىٰنِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٧﴾
58. Or should say, when he sees the punishment: If that I had another chance, then I could be among those who do good.	یا کہنے لگے جب دیکھ لے عذاب کو کہ اگر یہ کہ میرے لئے ہو ایک اور موقع تو میں ہو جاؤں نیکو کاروں میں۔	أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾
59. Why not, certainly there came	کیوں نہیں یقیناً تیرے پاس پہنچ گئی	بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي

to you My revelations, so you denied them and showed arrogance, and you were among the disbelievers.	تمھیں میری آیتیں ۔ پس تو نے جھٹلایا انکو اور تکبر کیا اور ہوگیا کافروں میں ۔	فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾
60. And on the Day of Resurrection you will see those who lied against Allah, their faces blackened. Is there not in Hell an abode for the arrogant.	اور قیامت کے دن تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے جھوٹ بولا اللہ پر کہ ان کے چہرے سیاہ ہو رہے ہوں گے کیا نہیں ہے دوزخ میں ٹھکانہ تکبر کرنے والوں کا ۔	وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾
61. And Allah will deliver those who adopted righteousness to their places of success. Shall not touch them an evil, nor they shall grieve.	اور نجات دے گا اللہ ان لوگوں کو جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا انکی کامیابی کے مقاموں پر۔ نہ چھوئے گی انکو کوئی برائی اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔	وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾
62. Allah is the Creator of all things, and He is, over everything, Guardian. *73	اللہ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا ۔اور وہی ہے ہر چیز پر نگران ۔ *73	اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾

*73 That is, He did not just create the world and then left it alone, but He is constantly guarding and watching over everything. Just as everything in the world came into being

by His act of creation so everything is living and surviving by His leave, and flourishing and functioning only under His protection and care.

73* یعنی اس نے دنیا کو پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا ہے، بلکہ وہی ہر چیز کی خبر گیری اور نگہبانی کر رہا ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں جس طرح اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہیں اسی طرح وہ اُس کے باقی رکھنے سے باقی ہیں، اس کے پرورش کرنے سے پھل پھول رہی ہیں، اور اس کی حفاظت و نگرانی میں کام کر رہی ہیں۔

63. To Him belong the keys of the heavens and the earth. And those who disbelieved in the revelations of Allah, such are those who are the losers.	اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اللہ کی آیتوں سے وہ لوگ ہی ہیں نقصان اٹھانے والے۔	لَّهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾
64. Say: Is it other than Allah you command me to worship, O ignorant ones.	کہدو کہ کیا سوائے اللہ کے تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں عبادت کروں اے جاہلو۔	قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾
65. And certainly, it has been revealed to you, and to those before you. If you associated (with Allah), surely will become worthless your deeds, *74 and you will surely be among the losers.	اور یقیناً وحی بھیجی گئی ہے تمہاری طرف اور ان کی طرف جو تم سے پہلے تھے کہ اگر تم نے شرک کیا (اللہ کے ساتھ) تو یقیناً برباد ہو جائیں گے تمہارے اعمال *74 اور تم یقیناً ہو جاؤ گے نقصان اٹھانے والوں میں۔	وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾

*74 That is, no act which is performed along with shirk will be adjudged as a righteous act, and no one who, being a mushrik, performs many acts as good acts in his personal judgment, will deserve any reward for them, and his whole life work will be deemed to have gone waste.

*74 یعنی شرک کے ساتھ کسی عمل کو عمل صالح قرار نہیں دیا جائے گا، اور جو شخص بھی مشرک رہتے ہوئے اپنے نزدیک بہت سے کاموں کو نیک کام سمجھتے ہوئے کرے گا ان پر وہ کسی اجر کا مستحق نہ ہو گا اور اس کی پوری زندگی سراسر زیاں کاری بن کر رہ جائے گی۔

66. Nay but worship only Allah, and be among the grateful.	نہیں بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور ہوجاؤ شکر گذاروں میں سے ۔	بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾
67. And they have not appraised Allah such is due appraisal to Him. *75 While the earth entirely shall be in His grasp on the Day of Resurrection, and the heavens shall be folded up in His right hand. *76 Glorified is He and High Exalted above what they associate as partners. *77	اور نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی جیسا کہ حق تھا اسکی قدر شناسی کا *75 جبکہ زمین ساری کی ساری اسکی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اسکے داہنے ہاتھ میں *76 ۔ پاک ہے وہ اور بلند و برتر ہے اس سے جو یہ شرک کرتے ہیں *77 ۔	وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾

*75 That is, they have no conception of the greatness and glory of Allah; they have never tried to understand how high is the position of the Lord of the Universe and how

insignificant are the beings whom these foolish people have made associates in Godhead and worthy of their worship.

*75 یعنی ان کو اللہ کی عظمت و کبریائی کا کچھ اندازہ ہی نہیں ہے۔ انہوں نے کبھی یہ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی کہ خداوند عالم کا مقام کتنا بلند ہے اور وہ حقیر ہستیاں کیا شے ہیں جن کو یہ نادان لوگ خدائی میں شریک اور معبودیت کا حق دار بنائے بیٹھے ہیں۔

*76 This is a figurative way of describing the complete control and authority of Allah over the earth and heavens. Just as a man encloses a small ball in the hollow of his hand with perfect ease, or a person rolls up an handkerchief in his hand without any difficulty, so will all men (who fail to conceive the greatness and glory of Allah) see with their own eyes, on the Day of Resurrection, that the earth and the heavens are like an ordinary ball and a small scroll in the hand of Allah. Traditions have been related in Musnad Ahmad, Bukhari, Muslim, Nasai, Ibn Majah, Ibn Jarir and others, on the authority of Abdullah bin Umar and Abu Hurairah, that once during a sermon the Prophet (peace be upon him) recited this verse and then said: Allah will hold the heavens and the earths (i.e. the planets) in His grasp and will roll them about in such a way as a child rolls a ball, and will say: I am God, the One: I am the King: I am the All-Mighty, Owner of glory: Where are the kings of the world? Where are the tyrants? Where are the arrogant? Saying these words he started so shaking that we feared that he might topple over along with the pulpit.

*76 زمین اور آسمان پر اللہ تعالیٰ کے کامل اقتدار تصرف کی تصویر کھینچنے کے لیے مٹھی میں ہونے اور ہاتھ پر لپٹے ہونے کا استعارہ استعمال فرمایا گیا ہے۔ جس طرح ایک آدمی کسی چھوٹی سے گیند کو مٹھی میں دبا لیتا ہے

اوراس کے لیے یہ ایک معمولی کام ہے، یا ایک شخص ایک رومال کو لپیٹ کر ہاتھ میں لے لیتا ہے اوراس کے لیے یہ کوئی زحمت طلب کام نہیں ہوتا، اسی طرح قیامت کے روز تمام انسان (جو آج اللہ کی عظمت و کبریائی کا اندازہ کرنے سے قاصر ہیں) اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ زمین اور آسمان اللہ کے دست قدرت میں ایک حقیر گیند اور ایک ذرا سے رُومال کی طرح ہیں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایات منقول ہوئی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ دَوران خطبہ میں یہ آیت آپؐ نے تلاوت فرمائی اور فرمایا "اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں (یعنی سیاروں) کو اپنی مٹھی میں لے کر اس طرح پھرائے گا جیسے ایک بچہ گیند پھراتا ہے، اور فرمائے گا میں ہوں خدائے واحد، میں ہوں بادشاہ، میں ہوں جبار، میں ہوں کبریائی کا مالک، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں متکبر؟ یہ کہتے کہتے حضورؐ پر ایسا لرزہ طاری ہوا کہ ہمیں خطرہ ہونے لگا کہ کہیں آپ منبر سمیت گر نہ پڑیں۔

*77 That is, there is no comparison whatever between Allah's greatness and glory and the insignificance of those who are associated with Him in Godhead.

*77 یعنی کہاں اُس کی یہ شان عظمت وکبریائی اور کہاں اس کے ساتھ خدائی میں کسی کا شریک ہونا۔

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور پھونکا جائے گا صور میں *78 تو مردہ ہو کر گر پڑیں گے جو ہیں آسمانوں میں اور جو ہیں زمین میں سوائے اسکے جسکو اللہ چاہے۔ پھر پھونکا جائے گا اس میں دوسری دفعہ تو فوراً وہ سب اٹھ کھڑے ہوکر دیکھنے لگیں گے۔ *79

68. And the trumpet will be blown,*78 and will fall dead those who are in the heavens and those who are on the earth, except him whom Allah wills. Then will be blown in it a second time, then suddenly, they will be standing, looking

on. *79

*78 For the explanation of *Thoor* (Trumpet), see Surah Al-Anaam, Ayat 73; Surah Ibrahim, Ayat 48; Surah Al-Kahf, Ayat 99; Surah TaHa, Ayats 102-103; Surah Al-Hajj, Ayat 1; Surah Al-Momioon, Ayat 101; Surah An-Naml, Ayat 87 and the E,Ns thereof.

*78 صور کی تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد اول، الانعام حاشیہ 47۔ جلد دوم، ابراہیم حاشیہ 57۔ جلد سوم، الکہف حاشیہ 73، طہٰ حاشیہ 78، الحج حاشیہ 1، المؤمنون حاشیہ 94، النمل حاشیہ 106۔

*79 Here, mention has been made of the Turmpet's being blown only twice. Besides, in Surah An-Naml there is the mention of another blowing of the Trumpet before these two, on hearing which everything in the earth and the heavens will be struck with terror (verse 87). On this very basis, the Ahadith mention that the Trumpet will be blown thrice:

(1) *Nafakhat al-Fazaon*, hearing which everything will be struck with terror.

(2) *Nafakhat as-Saaq*, on which everyone will fall down dead,

(3) *Nafakhat al-qiyam li-Rabbit-alamin*, i.e. the Trumpet on the blowing of which all dead men will return to life and arise from their graves to present themselves before their Lord.

*79 یہاں صرف دو مرتبہ صور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔ ان کے علاوہ سورہ نمل میں ان دونوں سے پہلے ایک اور نفخ صور واقع ہونے کا ذکر آیا ہے، جسے سن کر زمین و آسمان کی ساری مخلوق دہشت زدہ ہو جائے گی (آیت 87)۔ اسی بنا پر احادیث میں تین مرتبہ نفخ صور واقع ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک نفختہ الفَزَع، یعنی گھبرا دینے والا صور۔ دوسرا نفختہ الصَّعق، یعنی مار گرانے والا صور۔ تیسرا نفختہ القیام لرَبّ العالمین، یعنی وہ صور

جسے پھونکتے ہی تمام انسان جی اُٹھیں گے اور اپنے رب کے حضور پیش ہونے کے لیے اپنے مرقدوں سے نکل آئیں گے۔

69. And will shine the earth with the light of its Lord, and will be set up the Book, and will be brought forward the prophets and the witnesses, *80 and it will be judged between them with truth, and they will not be wronged.	اور چمک اٹھے گی زمین نور سے اپنے رب کے اور رکھ دی جائے گی کتاب اور حاضر کئے جائیں گے پیغمبر اور گواہ *80 اور فیصلہ کردیا جائے گا انکے درمیان حق کے ساتھ اور انپر ظلم نہیں کیا جائے گا۔	وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾

*80 “The witnesses”: those who will bear witness to the effect that the Message of Allah had been conveyed to the people as well as those who will bear witness to the acts and deeds of the people. It is not necessary that these witnesses will be only human beings. The angels, the jinns, the beasts, men’s own limbs, their dwelling places and the trees and stones, will all be included among the witnesses.

*80 گواہوں سے مراد وہ گواہ بھی ہیں جو اس بات کی شہادت دیں گے کہ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا گیا تھا، اور وہ گواہ بھی جو لوگوں کے اعمال کی شہادت پیش کریں گے۔ ضروری نہیں ہے کہ یہ گواہ صرف انسان ہی ہوں۔ فرشتے اور جن اور حیوانات، اور انسانوں کے اپنے اعضاء اور در و دیوار اور شجر و حجر، سب ان گواہوں میں شامل ہوں گے۔

70. And will be paid in full each soul for what it did. And	اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر شخص کو اس کا جو عمل اس نے کیا ہو گا اور	وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

He is best Aware of what they do.	وہ بہتر جانتا ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں۔	یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۷۰﴾
71. And will be driven those who disbelieved to Hell in groups. Until, when they reach it, will be opened its gates. *81 And will say to them its warders: Did there not come to you messengers from among yourselves, reciting to you the revelations of your Lord and warning you of the meeting of this Day of yours. They will say: Yes. But has been justified the word of punishment against the disbelievers.	اور ہانکے جائیں گے وہ جنہوں نے کفر کیا جہنم کی طرف گروہ در گروہ۔ یہاں تک کہ جب وہ پہنچ جائیں گے وہاں تو کھول دیئے جائیں گے اسکے دروازے *81 اور کہیں گے ان سے اسکے داروغہ کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول تم میں سے۔ پڑھتے تھے تم پر آیتیں تمہارے رب کی اور ڈراتے تھے تمہیں ملاقات کی تمہارے اس دن کی۔ وہ کہیں گے ہاں۔ لیکن سچ ثابت ہوگیا عذاب کا قول کافروں پر۔	وَ سِیۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی جَہَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡہَا فُتِحَتۡ اَبۡوَابُہَا وَ قَالَ لَہُمۡ خَزَنَتُہَاۤ اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَتۡلُوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ رَبِّکُمۡ وَ یُنۡذِرُوۡنَکُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِکُمۡ ہٰذَا ؕ قَالُوۡا بَلٰی وَ لٰکِنۡ حَقَّتۡ کَلِمَۃُ الۡعَذَابِ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۷۱﴾

*81 That is, the gates of Hell will not have already been opened but will be opened on their arrival there just as the gate of a prison is opened on the arrival of the culprits and is closed as soon as they have entered it.

*81یعنی جہنم کے دروازے پہلے سے کھلے نہ ہوں گے بلکہ ان کے پہنچنے پر کھولے جائیں گے، جس طرح مجرموں کے پہنچنے پر جیل کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور ان کے داخل ہوتے ہی بند کر دیا جاتا ہے۔

72. It will be said: Enter you the gates of Hell to abide therein. So evil is abode for the arrogant.	کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ دوزخ کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے کو اسمیں۔ سو برا ہے ٹھکانہ تکبر کرنے والوں کا۔	قِيۡلَ ادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ فَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۷۲﴾
73. And will be led those, who feared their Lord, to the Garden in groups. Until, when they reach it, and will be opened its gates, and will say to them its warders: Peace be upon you. You have done well, so enter it to abide eternally.	اور لیجایا جائے گا ان لوگوں کو جو ڈرے اپنے رب سے بہشت کی طرف گروہ در گروہ یہاں تک کہ جب وہ پہنچ جائیں گے اسکے پاس اور کھول دیئے جائیں گے اسکے دروازے اورکہیں گے ان سے اسکے داروغہ سلام ہو تم پر تم بہت اچھے رہے۔ تو داخل ہو جاؤ اسمیں ہمیشہ کے رہنے کیلئے۔	وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَـنَّةِ زُمَرًا ‌ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوۡهَا وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا وَقَالَ لَهُمۡ خَزَنَـتُهَا سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِيۡنَ ﴿۷۳﴾
74. And they will say: Praise be to Allah, Who has fulfilled for us His promise, and has made us inherit the land. *82 We can dwell in the Garden wherever we will. *83 So bounteous is the reward of workers. *84	اور وہ کہیں گے کہ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے سچ کر دکھایا ہم سے اپنے وعدے کو اور وارث بنا دیا ہمکو اس زمین کا *82 ۔ ہم رہیں بہشت میں جہاں ہم چاہیں *83 ۔ پس کیسا خوب ہے اجر عمل کرنے والوں کا ۔ *84	وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ صَدَقَنَا وَعۡدَهٗ وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَـنَّةِ حَيۡثُ نَشَآءُ ‌ۚ فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ﴿۷۴﴾

*82 For explanation, see Surah Ta Ha, Ayats 106-107, 124; Surah Al-Anbiya, Ayats 106-107 and the E.Ns thereof.

*82 تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد سوم، طٰہٰ حاشیہ 83،106، الانبیاء حاشیہ 99۔

*83 That is, the Paradise which has been granted to each of us, is now our property and we possess full rights over it.

*83 یعنی ہم میں سے ہر ایک کو جو جنت بخشی گئی ہے وہ اب ہماری ملک ہے اور ہمیں اس میں پورے اختیارات حاصل ہیں۔

*84 Maybe this is said by the dwellers of Paradise, or maybe this sentence is added by Allah to what the dwellers of Paradise will say.

*84 ہوسکتا ہے کہ یہ اہل جنت کا قول ہو، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اہل جنت کی بات پر یہ جملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور اضافہ ارشاد فرمایا گیا ہو۔

75. And you will see the angels surrounding the Throne from all round, glorifying the praises of their Lord. And it will be judged between them with truth, and it will be said: All the praise is for Allah, the Lord of the worlds. *85

اور تم دیکھو گے فرشتوں کو حلقہ بنائے ہوئے ہیں عرش کے گرد۔ تسبیح کر رہے ہیں حمد کے ساتھ اپنے رب کی۔ اور فیصلہ کر دیا جائے گا انکے درمیان حق کے ساتھ اور کہا جائے گا کہ تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔ *85

وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

*85 That is, the entire Universe will proclaim the praises of Allah All-Mighty.

85*یعنی پوری کائنات اللہ کی حمد پکار اُٹھے گی۔